



یونیورسٹی صوبائی اسمبلی



مُبَاحَثَات
دوشنبہ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء

صفحہ	مسندِ جات	نمبر شمار
۱	تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب	۲
۱۵	سالنہ بجٹ پر عام بحث	۳

فہرست ارکان ایمیلی سنجھوں نے اجلاس میں شرکت کی

- ۱۔ ایام بیر غلام قادر خان
- ۲۔ مولوی محمد سن شاہ
- ۳۔ مولوی صالح محمد
- ۴۔ لواب غوث سنجھ رشانی
- ۵۔ میر لویسف علی خاں گنگی
- ۶۔ بیان سیف اللہ خان پراچہ
- ۷۔ خان حسعود خان اچکزی
- ۸۔ میر شاہنواز خان شاہ میلانی
- ۹۔ لواب زادہ تیمور شاہ جو گنگی
- ۱۰۔ میر صدیار علی بلوچ
- ۱۱۔ سردار محمد الفرج خان کھتران

۱

جو ہی پستان صوبائی اکملی کا بجٹ اجلاس برلنڈو شنبہ، مورنگ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء
بوقت رکشی بجے صبح، ذیروں صدارت مسٹر سید دخیل شاہ بوجاچ ڈپٹی اسپکر

شروع ہوا

تلودُنَّ كُلَّاً پاکٰ: از فتارِ می سید افتخار احمد کا ظمی خطیب
اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ لِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
وَعَبَادُ الْجِنِّينَ الَّذِي يَمْسُونَ عَنِ الْأَرْضِ هُنَّ مَا قَدْ إِذَا حَاطَبَهُمْ أَجْلَاهُوْنَ
فَتَأْسُوْ أَسْلَمُهُ ۝ وَالَّذِينَ يَسْتَعِنُونَ بِرَحْمَةِ رَبِّهِمْ سَبَّحُهُمْ أَوْتِيَا مَاهٍ
وَالَّذِينَ لَقِيُوْنَ لُوْنَتَ رَبِّنَا اسْرَنَتَ عَنْهُمْ نَمَاءَ بَهْثَمٍ ۝
إِنَّهُمْ تَذَمَّبَهَا كَانَتْ غَسَراً مَاهٌ ۝ فَمَلِئَهُ ابْنَهَا سَاءَتْ
مَسْقَرًا وَمَقَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا لَفَقُوا ۝ لَمْ يُسِيرُوْنَ
وَلَمْ يَقِنُّوا ۝ وَكَانَتْ بَيْنَ ذِيْكَ قَوَاماً مَاهَ صَدَّ اللَّهُ الْعَظِيمُ ۝

س۔ ۱۵: آیات ۴۲-۴۳

یہ آیات کو کریم جو تبلدت کی گئی ہیں انہیوں میں پارہ کے جو نفع کو عکی ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
یہ پہاڑ ہیں کہ ہوں اسکی سیثیطان مردود کے شرستے، شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا ہر ان ہیات کو نیلا ہے
اور خدا نے جعل کے نام بندے دے ہیں جو زیور پر فوتی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت دا لے تو سب اس بیت
زرت ہیں خدا کہہ دیتے ہیں خیر۔ اور جو لاول کا پانچہ پر درگاہ کے سامنے سجدہ و قیام میں لگے۔ تجھیں اور وہ جو ہیں
ماشیت ہیں کہ اس سپاہ سے پر درگاہ کا ہم سے جنم کے خدا۔ کو ددر کیوں کہ بنشک اس کا خدا۔ پوری ماحصلت ہے۔
اور بنشک وہ بڑا ممکن ہے اور بُر ا مقام ہے اور وہ خدا جو فتحی خیز ہے۔ تو مفتوا خیز ہوئے ہیں اور نہ تنکی و قسمی ہے
اس کے دریان (و ان کا خرچ) احتمال پر رہتا ہے۔ وَأَخْبُرُ دِيْنَنَا أَنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

مدرسہ طی اسٹیکر - آج بھی پر سمجھ کا تیراڑا ہے مدرسہ اعلیٰ نے پرسوں اپنی آئندہ برداشت میں پھوڑی
مدرسہ پی اسٹیکر : - حقی اگر وہ جاری رکھنا چاہتے ہیں تو انی تقریر کے شروع کریں۔

مدرسہ صابر علی :- جناب میرا ایک سوال بھی تھا

مدرسہ طی اسٹیکر : - ہائی کا ایک سوال نمبر ۹ ہے۔ اس کا جواب جام صالح دینے گئے۔

مدرسہ صابر علی بلوج :- مگر جناب بیرے سوال کا تعلق توزارت صحت سے ہے اور متعلقہ وزیر کو اس کا جواب دینا چاہیے۔

مدرسہ طی اسٹیکر : - یہ تو سیکھ ہے مگر سیکل دفتر یعنی سوال وزیر تعلیم سے پوچھا گیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ اس کا تعلق مدرسہ پی اسٹیکر : - وزیر صحت سے ہے اس لئے آج اس کا جواب جام صالح دے لیے ہے۔

کیا وزیر صحت اذرا کرم بتلائیں گے کہ۔

۳۹۔ مدرسہ صابر علی بلوج :- (الف) صوبہ میں اور جو بے کے باہر دوسرے میڈیکل الامبوں میں اس صوبے کے طالب علموں کے لئے مخصوص کردہ نشستوں کی تعداد کا بلوج دا کتنہ ہے اور ان نشستوں کی صوبہ کے ہر ضلع دشمول دو پولیکل ایجنسیوں کے لئے مقیم کیا ہے کیا نیشنل آبادی کی بنیاد پر تقریبی کیسی میں۔
(ب) اس سال نرست ایک کلاس میں داخلہ کیلئے جن ایسروں سے دخواہیں دیں دیا اسی حسب دلیل ملکا شردار ہم بخالی ہے۔
(ج) صنیع (۱۷) نام ایمدادار رسن نام ولدیت (۲۴) سکونت دیکھا ہوا یا یہیں۔

فائدہ والیں :- (الف) بولان میڈیکل کالج کوئی نیشنل ایشنل کی کل تعداد ۷۹ ہے جو صوبہ کے تمام املاع دشمول کو ان کی اپساندگی کی بنیاد پر بادی کے ناسب سے دو نیشنل زیادہ دی کی ہیں۔ البتہ بوراللہی اور فارلک کے املاع

کو ان کی اپساندگی کی بنیاد پر بادی کے ناسب سے دو نیشنل زیادہ دی کی ہیں انکل شستوں کی اندر وہی تقسیم ہوں ہے۔

۱۔ کوئٹہ پیشن	=	۵۰ نیشنل
۲۔ سی (دشمول مری تجہی ایجنسی)	=	" "
۳۔ مکان	=	" "
۴۔ تعلقات (لشکل ملک خفدا)	=	" "
۵۔ کچھی	=	" "

نٹیں	:	۹۔ لورالانی
"	=	۸۔ ٹرڈب
"	=	۷۔ خاران
"	=	۶۔ چانھی
"	=	۵۔ سبیہ

گورنر بلوچستان کے
نامزد کردہ امیرداروں
کے نئے مخصوص نٹیں

دریا عسلی بلوچستان
کے نامزد کردہ امیرداروں
کے نئے مخصوص نٹیں

میزانِ کل ۹۰ نٹیں

علاوه ارین فاطرہ بنڈج میڈیکل کالج برائے خواتین لاہور میں صوبہ بلوچستان کے لئے سات نٹیں مخصوص کی گئی تھیں اور قابض اعظم میڈیکل کالج سجاوپور میں تین نٹیں کیے گئی ہیں۔ ان کے علاوہ یہاں تین میڈیکل کالج جام شودہ بیسیس آباد میں بی۔ ڈی۔ ایمس کے کورس کے لئے بھی اس صوبہ کے طلبہ کے لئے چار نٹیں رکھی گئی ہیں۔
(بے) مطلوبہ معلومات درج ذیل جدول میں دی گئی ہیں۔

نمبر	نام امیردار	دلاریتی	سکونت	حیفیت
۱۔ فسلع کوئٹہ پشین				
۱۔ شہزادہ سہیل زاہد	سید محمد ناہد	کوئٹہ	دراخسل ہو گیا	
۲۔ آنندماہ مددت	عبد الجبار	کوئٹہ	دراخسل ہو گئی	

۰۳۔ آنسہ فزان بابر	اے۔ ایم۔ بابر	کو سٹر	۳	۲	۱
۰۴۔ حمید الدلوجی	حافظ الہبی بخش	ر	۳	۲	۱
۰۵۔ آنسہ شنیش کمیم	شمیم احمد	ر	۵	۴	۱
داخل ہو گئی دھافل نہیں دیا گیا لاس کو فوج کے کوئہ ہے نہست لی ہے۔					
داخل ہو گیا	شیر احمد	۹	۶	۷	۸
داخل ہو گئی	الیس یاکم۔ کاظمی	۷	۸	۹	۱۰
داخل ہو گئی	معقول حسین	۸	۹	۱۰	۱۱
تائید افظع میری کیکی کا بچہ جو پڑا پڑا میں داخلہ دے دیا گیا	لوز محمد	۹	۱۰	۱۱	۱۲
داخل ہو گیا	محمد نعیان مصطفیٰ	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
بھاولپوریں دھافل دیا گیا (الیضا)	سردار خان	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
داخل نہیں ہوئی	الدیوبش	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
داخل نہیں ہوا	صیقیت احمد	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
داخل نہیں ہوتی	محبیہ یار خان	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
داخل نہیں ہوا	چہ بہری محمد شرفی	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
داخل ہو گیا	گلزار احمد	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
داخل نہیں ہوئی	ڈاکٹر یحییٰ الخاقی	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
داخل ہو گیا	ایم۔ کے پنجوانی	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
داخل ہو گیا	سید عبد الرزاق	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
داخل ہو گیا	سرجاح احمد	۲۰	۲۱	۲۲	
داخل ہو گیا	نجم سحر	۲۱			
داخل ہو گیا	رمین محمد	۲۲			

۱	عبد القیوم	ڈاکٹر عبدالخالق	چشمہ	دا خل ہو گیا
۲۳	کلشن رضیہ فاطمہ عوران	حافظہ عبدالرحمن	کارنہر دین محمد	دا خل ہو گئی
۲۴	محمد رفیق	چودھری خان	سو سے خان	سلطان زاہین
۲۵	هر دین	محمد صالح	کلی دبیا	داخل ہو گیا
۲۶	محمد نعیم	محمد صاحب	پشیں	داخل ہوئی ہوا
۲۷	محمد نعیم	ڈاکٹر عبداللطیف	کلی دبیا	داخل ہوئی ہوا
۲۸	علام سدر	غلام سدر	کلی حسن	داخل ہوئی ہوئی
۲۹	آنسہ امت تیم	سید حسن لہاز شاہ	کلی مرک	وزیر اعلیٰ کی تشت
۳۰	سید منظہ سعیدین شاہ	سید منظہ سعیدین شاہ	پر داخل ہوا	
۳۱	آن غزال قیوم	عبد القیوم	چمن	داخل ہوئی ہوئی
۳۲	آن شہزادہ	شیخ حدکاش	کلی جان محمد	داخل ہوئی ہوئی

۳۔ ضلع سی۔

۱	محمد صبیف	دل محمد	ادستہ محمد	داخل ہوئی ہوا
۲	بھکرشن لال	لال چند	گڑھی غیر و جلیب آباد	داخل ہوئی ہوا
۳	نقر محمد	بھٹٹل	ادستہ محمد	داخل ہو گیا
۴	سید شمس حسن	سید صیارا حسن	سید صیارا حسن	داخل ہوئی ہوا
۵	ریشل لال	گھوپال داس	ٹیرہ بھٹی	داخل ہوئی ہوا
۶	عارف پریز جبیل	جہشید جبیل	جہشید جبیل	داخل ہو گیا
۷	اجیت کمار	ستام داس	"	داخل ہوئی ہوا
۸	مسنی رام	سہولارام	ادستہ محمد	"
۹	گھنٹہم داس	سا بھویں	ادستہ محمد	"

۱	۲	۳	۴	۵
۱۰	منظر علی	شیر محمد	گوٹھ پنہور (جھٹپٹ)	داخل نہیں ہوا
"	امداد علی	محمد رشید	گوٹھ سچھان جمالی	"
۱۲	محمد انور	شاہ بیرون	گوٹھ اعتبار خانہ	داخل ہو گیا ہے
۱۳	ریشی لال	ہشاندہ		"
۱۴	آنکندر فرت بیگم	محور حان		داخل نہیں ہوئی
۱۵	دیوان مل	الورڈن	بانگہیڈ (اوستہ محمد)	داخل نہیں ہوا
۱۶	حسین محمد	لیں حسین	ستی	داخل ہو گیا ہے
۱۷	لیں حسین	غلام حسید		داخل نہیں ہوا
۱۸	سجوانی یکریاحل	مرتی مام	رو جانی جمالی	"
۱۹	مح مقاسم	محمد شیخ		داخل ہو گیا ہے
۲۰	رمیش	ہری رام	سوجانی جمالی	داخل نہیں ہوا
۲۱	ترسید	محمد شفیع	ستی	"
۲۲	امجاز العنق	عبد الحق		"
۲۳	جادید اختر	محمد باہمیم		داخل ہو گئی ہے
۲۴	آنکندر حسید بیگم	محمد عقیوب		داخل ہو گیا ہے
۲۵	چھیسین	شیرل		"
۲۶	محمد اکمل	مہیں محمد خان		"
۲۷	علی پیر بیگم	علی پیر بیگم		"
۲۸	سید اللہ علامی	پیر محمد خان		"
۲۹	روشنی قمال	لکھنور خاں	کلاس	داخل نہیں ہوا

۱	بہ	محمد عیقب	بامان	دیپال گلک	۳	۲	۱
۳۱	عبد الجبل	حاجی دین محمد	زیارت				
"							

سم۔ نسلع قلات۔

۱	رنا تسر پروین	رانفل خان	رضیال الدین بیان (۱)	دھنیا ہے دزیر علی کی محبوب شست پر داعل ہو لے۔	۱	عبد الصشتی	ایں ایم غان چشتی	دھنیا ہے سونت عابد نیشن
۲	حینف مراد	کے ایم مراد	(۱) " (۱)	دھنیا ہے سونت علی	۲	عزیز احمد	ماجی عبد العزیز	دھنیا ہے محمد فراز علی
۳	آفس شاہدہ پروین	محمد نذر	ستونگ (لوکل)	دھنیا ہے ستونگ (لوکل)	۳	سید وقار حسین	سید محمد زیدی	دھنیا ہے سیدا کبر
۴	آفس سیمین فردوس	قدالت رضا پاچ	بنی غشیں (لوکل)	دھنیا ہے بنی غشیں (لوکل)	۴	عبداللطیف	عبدالحقائق بھری	دھنیا ہے عبدالحقائق بھری
۵	محمد انور	سلام اکبر	ستونگ (۱)	دھنیا ہے ستونگ (۱)	۵			
۶					۶			
۷					۷			
۸					۸			
۹					۹			
۱۰					۱۰			
۱۱					۱۱			

۱۳	آئش ساجدہ عظیم	محمد عظیم	تکلت (روکن)	داخل ہو گئی ہے دو ذریعات کی علقوں لشستہ
۱۴	عبدالرشید	پیر ناد عال	مشکوچہ (۱۰)	داخل ہو گیا ہے
۱۵	افتخار احمد	صادق حسین	تکلت (طعیۃ المکت)	داخل نہیں ہوا ہے
۱۶	زبیر احمد	منظور احمد	"	"
۱۷	آئشہ ذیب شاہزاد	ملک شرفی حسین	ستونگ (۱۰)	داخل نہیں ہوئی
۱۸	ببشر لاصن بٹ	شناع اللہ	تکلت (۱۰)	داخل نہیں ہوا
۱۹	محمد سجاد انگ	انصار الدین	ستونگ (۱۰)	"
۲۰	محمد وفا	میرا محمد فان	کرد گاپ (روکن)	داخل ہو گیا ہے
۲۱	عزیزیہ احمد	لہذا محمد	ستونگ (۱۰)	"
۲۲	محمد عظم	شاکر اللہ	کرد گاپ (۱۰)	داخل نہیں ہوا
۲۳	سید علی شاہ	علام جید	ستونگ (۱۰)	"
۲۴	محاضر	چودھری محمد شرفی	خنسا بد فویس المکت	"
۲۵	معجمیں	علام جید	"	"
۲۶	نقیب اللہ	نصر اللہ	کانک (روکن)	"
۲۷	عزیز اللہ	علام سرور	"	"
۲۸	علام ربانی	حاجی پرعلیٰ غان	ستونگ (۱۰)	"
۲۹	محمد لاناڑ	سید لارنگ شاہ	" (۱۰)	"
۳۰	محمد شفیع	محمد غان	خندمار (۱۰)	"

۳۔ ضلع چائی

۱	محمد عزیز	غلام عسین	منگوچہ رکوکل	دا خل نہیں ہوا
۲	میرا محمد	میر عطا محمد میگل	کلی سیکل (لشکر)	دا خل ہو گیا ہے
۳	نورا محمد	میر فتح خان	کلی باری	"
۴	محمد عزیز	محمد نظیر	کلی باری	"
۵	عبد الجبیر	صلد خال	کلی باری	"
۶	کرم خال	بان محمد	"	"
۷	عذایت اللہ	حاجی بلند خال	"	"
۸	عبد الرشید	عبد اللہ خان	دلال بندیں	"

۴۔ ضلع خاران

۱	سید علی لاذ	غلام شاہ	خاران	دا خل ہو گیا ہے
۲	لبشیر احمد	کریم داد	کلی بچے	"
۳	محمد حسین	رحمت اللہ باری	لبیہ	"
۴	ساجی گل	حابی بنی شجاش	ناران	دا خل نہیں ہوا
۵	غلام سلسیل	غلام سید	کوکب	دا خل ہو گیا ہے
۶	عبد الرشید	ربیعہ عزیز احمد	کوکب	دا خل نہیں ہوا

۹۔ ضلع مکران۔

۱	اہل فاطر علی دار	علی داد	علی داد
۲	گرفتہ فاطر غلام	غلام حیدر	غلام حیدر
۳	عبد الغفور	سید محمد	سید محمد
۴	فالذاب	لذاب خان	لذاب خان
۵	لپیر و شتی	کبھی سید	کبھی سید
۶	محمد سعیل	حاجی لوز خان	حاجی لوز خان
۷	عبد الحق	بابو بلوچ	بابو بلوچ
۸	داؤ محمد	محمد نے	محمد نے
۹	علی ندست	مردان	مردان
۱۰	عبد الصمد حیدر	حابی بن السلام	حابی بن السلام
۱۱	امان اللہ بلوچ	محمد عبد اللہ	محمد عبد اللہ
۱۲	دیست نحمد	نیقر نسیم	نیقر نسیم
۱۳	محمد لوز	ملائیم	ملائیم

۱۰۔ ضلع سبیلہ۔

۱	فرید درست	درست	درست
۲	آلشیخین المام	محمد العتمان اللہ	محمد العتمان اللہ

۱	اکنٹہ شہناز حیدری	سید محمد علی	اوائل	د
۲	آلانہ نزین بیگم	مشہدی حسین	جب چوکی	۳
۳	عبدالجباری	محمد عسلی	مشہد ادیب	۴
۴	اکنٹہ راجہم	شاکر مولیٰ اسمیم	سکران	۵
۵	محمد فاروق اعظم	اقبال محمد	بلیہ	۶
۶	محمد انور	فیکر علیٰ محمد	سکران	۷
۷	اکنٹہ غلام ناطر	محمد رسول	گوٹھ حاجی پٹپنان (کھران)	۸
۸	اکنٹہ غلام ناطر	محمد رسول	داخیل ہو گئے	۹

۸۔ ضلع کچھی۔

۱	بچپ لال	بچگان داس	چتر	داخیل ہو گیا ہوا
۲	صلح حسن بھگی	سابی خلاشیں	جمل گسی	داخیل ہو گیا ہے
۳	سدھم جنبد	اکتم جنبد	رد	داخیل ہو گیا ہوا
۴	نذری داس	مول چند	جمل گسی	داخیل ہو گیا ہے
۵	لوز محمد کوسو	پیار و خدا نکھسو	رد	داخیل ہو گیا ہے
۶	محمد انور	بنگان نان	بجاگ	داخیل ہو گیا ہے
۷	بپڑہ احمد	بر بھیلو سف	مشھدی	داخیل ہو گیا ہے
۸	راہباز احمد	شادہ محمد	جمل گسی	داخیل ہو گیا ہوا

۱	۲	۳	۴	۵
۱۰۔ خاتم انسان	۱۱۔ عبدالرزاق	۱۲۔ محمد لزار	۱۳۔ لال	۱۴۔ سید عاشق علی
محمد انصار	عبدالقدیر	تابح محمد	لپو مام	سید عاشق علی
کوش بخشی	کوش بخشی	بی بخش	بلام جان	بلام جان
چلگی	چلگی	محمد فروز	بیشتر محمود	بیشتر محمود
باہیجاہ	باہیجاہ	شبیل الغفور	محمد شرف	محمد شرف
کوٹ ریساں	کوٹ ریساں	بی بخش	بی بخش	بی بخش
داغل ہو گیا ہے				
داغل ہو گیا ہے				

۹۔ ضلع ثروب -

۱۔ محمد تاسم	لال محمد خان	فہد نظیرین	داغل ہو گیا ہے	داغل ہو گیا ہے
۲۔ محمد حکیم	محمد خان	"	داغل ہو گیا ہے	داغل ہو گیا ہے
۳۔ آنر سعین درانی	غلام محمد خان	پشادر	داغل ہو گیا ہے	داغل ہو گیا ہے
۴۔ آنر سعین درانی	"	"	"	"
۵۔ قاضی سعارت خان	قاضی معین الدین	فروض نظیرین	داغل ہو گیا ہے	داغل ہو گیا ہے
۶۔ غلام صیلت	محمد فاضل	مسلم پاش	"	"
۷۔ محمد زین اللہ	شاہ زمال	تلہ سیف اللہ	"	"
۸۔ عصمت اللہ	سجتیار	"	"	"
۹۔ احسان الودور	محمد بشیر	نویں نظیرین	داغل ہو گیا ہے	داغل ہو گیا ہے

۱۰	عبد الرحيم	سعیم خان	فرش شاہین	دیر کاشتہ پوغلہ
۱۱	محمد ایوب شاہ	شیر محمد شاہ	منکر کٹ	یقث میگیل کمال
-	-	-	-	میں داخل ہو گیہ
۱۲	محمد حسین	عبدالله علی	فرش شاہین	رفاق حکومت کاشت
-	-	-	-	پر داخل ہنا

۱۰. ضلع لور الائی۔

۱	شاہ رسول	غلام رسول	لور الائی	داخل نہیں ہوا
۲	آنسہ کریم جعفر	آخر محمد جعفر	سر لخیل	داخل ہو گئی ہے
۳	صلاح الدین اکبر	غلام نصیر الدین	لور الائی	داخل نہیں ہوا
۴	فالح جبیل	شاه محمد النز	»	داخل ہو گی ہے
۵	محمد اقبال	سید رسول خنک	»	"
۶	ظہور حسین	محمد صدیق	»	داخل نہیں ہوا
۷	آنسہ غالہ پرین	غلام رسول	لور الائی	داخل نہیں ہوئی
۸	غلام عباس	غلام قاسم	»	داخل نہیں ہوا
۹	خطاب محمد	لکھ کرم خان	»	داخل ہو گیا ہے
۱۰	سید غلام	غازی خان	محفیظ (اسعیل خان روکی)	»
۱۱	قیصر ہبیون	عبد الرشید	لور الائی	داخل نہیں ہوا
۱۲	عنایت اللہ خان	محمد حسین	ارب سین	داخل ہو گیہ ہے
۱۳	عبد الرزاق	عبد الحسین	وہار	"

وزیر اعلیٰ (میر صابر علی خاں مکھی) :- پواسنٹ آف آرڈر کیجھی کی اتنی بڑی آنادی ہے جس کے لئے سحر دستلا ہے۔

مسٹر اسپنچر :- کوئی وزیر صاحب سوال نہیں پوچھ سکتا۔

سپلینٹری :- مکران ضلع کو گیراہ نشیں دی گئی ہیں۔ مکران ضلع میں
مسٹر صابری بلوچ :- ہم دیکھیں کہی کوئی ہیں کہی کوئی نہیں ہیں۔ بلکہ دیکھنی ہیں۔ میں قرعے

سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ مکران کے نہیں ہیں۔ چالشیں مکران والوں کو رہی گئی ہیں، یا تو بھٹکاں گئی ہیں۔

**میرے معززہ نمبر کا سوال بہت اچھے سال یہ ہے کہ لوگ کھل جڑیں داری میانی مکان
وتامدِ الیوان :-** سے یا کسی اور علیحدے لئے ہیں۔ اور یہ بھی بدلتی ہے کہ وہ معافی لوگوں کے کسی پیرین سے یا کسی اور زندر سے یہ منظوری سے لیتے ہیں کہ فلاں باشندہ مکران کا کہہ رہنے والا ہے، جماں فتح کی تھام بھیتیں ہیں، اُنہے کبیلے لیقین ملانا پاہنا ہون کر ان کا تارک کیا جائے گا۔

میر صابر علی بلوچ :- پواسنٹ آف آرڈر، جام صاحب مستقبل کا تاریقین دلار ہے ہیں لیکن میورہ جو چالشیں ہاتھی ہیں ان کا تارک کون کریگا۔

وتامدِ الیوان :- نیاز لشیں دیا جائے۔

مسٹر محمود خاں اچکزئی :- سپلینٹری کے نمبر ۱۷ کے سامنے لکھا ہے کہ داخلے نہیں ہوا۔ سی وزیر صاحب، اس پر لٹک دفاعت کریں گے۔

وتامدِ الیوان :- تباہ مکن ہے کہ اس میں کوئی ایسی کمزوری ہو جائے کہ جس سے اس کو اخدر نہیں سکا ہو۔

مسٹر محمود خان اچکزئی :- سینک ہے اس کی جگہ حردہ گئے ہیں ان کا نشیقہ ملیدگ

وت امَدِ الْيَوْمَ :- اگر کوئی رہ گیا ہے تو اسے لشت ملے گی۔

میر صابر علی بلوچ :- پائیٹ آف آرڈر - جام صاحب - اپ بیتیں دلانا پیتیں ہیں کہ ہماری گیارہ
نیشنیں تھیں ان میں جو نشیقہ باقی رہ گئی ہیں اس کی جگہ داخلہ مل جائے گا۔

میں نے گذارش کی ہے کہ مجھے نوٹس دیا جائے - میں جیسا نہ بین
وت امَدِ الْيَوْمَ :- کروں گا۔

مسٹر محمود خان اچکزئی :- جناب والا اس میں بہت نافعی سے کام لیا گیا ہے۔

جناب والا ہر ضلع کو اس کی آبادی کے لحاظ سے نشیقہ کی گئی ہیں میں نہیں
وت امَدِ الْيَوْمَ :- سمجھتا کہ اس میں کسی نافعی سے کام لیا گیا ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی :- ہر بگر پر لکھا ہے اسے کہ داخلہ لینا پا تباہ ہے یا

جناب والا سوال یہ ہے کہ یہ طالب علم پر بخصر ہے کہ وہ داخلہ لینا پا تباہ ہے یا
وت امَدِ الْيَوْمَ :- نہیں۔ اگر مجھے نیما نوٹس دیا جائے کہس طالب علم کو کس وجہ سے داخلہ نہیں دیا گیا
تو میں جواب دے سکتا ہوں۔

(محب ط پر محیث)

مسٹر طسپی اسپیکر :- اب میر صابر علی بلوچ محب ط پر اپنی بحث جاری کیں گے

میر صابر علی بورج :- جناب اسپیکر میں ایک تیز کی اپنے دوستوں سے وفاحت کرنا چاہتا ہوں ہے۔ میں جان بوجہ کر خالفت نہیں کر رہا ہوں آج مجھے تری خوشی ہوتی اس بجٹ میں بوجپتان کے کمی بھی ملاتے کو تعلیمانہ ذکیا پا تو جذاب ہیں چاہیے کہ ہم صحیح کو سمجھ کو غلط کو غلط کہہ سکیں، اتنی جرأت ہم میں ہوئی چاہیے۔

جذاب دالا ہمارے قائدِ عام کا حکم ہے کہ اپنے وزراء کو اور درسرے صوبوں کے چہٹے پڑے ہمدر کوں کوک دو نسل کام نہ کریں۔ اس بجٹ پر صرف تنقید نہیں کر رہا ہوں بکھیری کو تجدیز نہیں، میں اپنی تقریر کا آخانا کیب شوے کر رہا ہوں ۶

یہ فدر دوسرا جالا یہ صبح گداز حسر

یہ حسر تو نہیں حسن کی آندوز کر کے

جنابے والا! ۷۔ کام جو ترقیاتی ہائی پیش کیا گیا ہے جو کچھ اس میں ظاہر کیا گیا ہے اس میں کچھ مرفناٹ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے پتہ چل جائے گا کہ ترقی کی رفتار کتنی تیز ہوئی ہے۔ اور منصوبے کس طرح سے مکمل ہو رہے ہیں۔ پیمنے کے پانی کی فرامی کی آسکم کل ۲۰۲۳ ہیں، پانچ مکمل ہو چکی ہیں۔ نہری اب پاشی کی ترقی کی رفتار کم ڈگی، سیلاپ کی خلاف کام پر گرام کے مطابق چل رہا ہے، لیکن یہ پتہ نہیں چلا کر تنا کام ہوا آب پاشی کے چونٹے منصوبے پتہ نہیں کام کتنا ہوا۔ صرف یہ کہا گیا ہے کہ ایک ہزار سیکڑے زین زیر اب پاشی آجائے گی۔ زراعت انداد دی گئی ہے۔ انجمنوں کی بات ہے پتہ نہیں اجنب کس کو دینے گئے ہیں، اور انہوں نے کہاں نسبت کئے۔ گودار مہی گیری کی بندگاہ کی تعمیر شروع ہوئی ایسی تھی تاہم رہنمی سطیح آئندہ سلسلہ دیا گئے گا۔ تعمیری منصوبے اور شہری رہائش کے مکانات کی پلانگ ڈیزائن کا کام شروع ہوئے والا ہے، مگر تین ہو گئی۔ صحت کے متعلق ۵ کا ملکیت بنایا گیا ہے۔ تکمیل کچھ بھی نہیں تھی تھی کے چار مکمل چار مکمل چھ بھی نہیں ایک سی ایچ سی ستر اس کا بھی کوئی پتہ نہیں چلا کیا ہوا اہل آمد-ٹمی پی ۲۰۲۴ ایک ہک ۳۵ میں سے یہ ہیں ہیلپرڈر کس پر گرام علہ کے تقریبیجہ کے لئے صرف ۲۰ میں سے صرف چار تعینات کئے گئے پر فائزہ ۷ تعینات ہیں۔ مزدور ۲۰۰۰ میں سے صرف ۵۰ مزدور لگائے گئے تو آئی آرڈی پی کے تحت ایک طرف لے جانیا ہے، یہ کہتے ہیں کہ مزدوری کے دوستی ہیں، یہ ملکہ زندگی کھلائی ہے، یہ تکمیل مزدوری کی ہے اپنے دیکھا ہے کہ میکری بیکھنے سکریوں کی اس ایمان خالی ہیں۔ اخیں فوٹا پر بکا جاتا ہے اور جب مزدوری کی بات آتی ہے تو صرف ۵۰ مزدور لکھتے ہیں۔ خدا سے دُوف۔

جنابے والا میں منصوبہ بندی کے متعلق عرض کروں گا ہمارے تمام منصوبے غلط منصوبہ نہ کاٹے۔ ۸۔

ادبیہ و جمیلہ کے آج تک کوئی مضمونی مکمل نہیں ہوا۔ ترقیات مکمل ہے شمارا افسر مقرر کئے گئے، سکریٹری مضمونہ بندی ہے ایک ٹو ٹینٹ کشناہ ہے تو پاک اٹولینٹ چیف سکریٹری کی اساسی وظیفہ کوئی چیز ہے آخر اتنے آفسروں کی فوج بھی کرنے کی کیا صورت ہے۔ سیال صرف دا محکمہ ہیں اور آفسر ۲۶۱ ہیں لیکن ایک منصوبہ تو مکمل کر کے تباہ۔ ترقیات کے لئے ۳۰ لاکھ روپے یعنی ماہی اسی وقت انظام کے لئے بھی ہو۔

جنابے والا! ہمارا صوبہ غربی سو بہے، ہمارے پیر من پڑھنے نہیں کہاں سے تلاش کر کے دست میتے ہیں۔ دہ کلی غلط منصوبہ بندی کے لئے نہیں بھیجتے۔ دہ عربی عوام کے لئے عرب طالب علموں کے لئے اور ملک کی ہماری کے لئے بھیجتے ہیں، لہذا عوام کی سہری کے لئے کچھ کیا جائے۔ اس لئے قوامی دہ نہیں بھیجتے کہ ترقیات کے مکمل کے عکس کو کھلتے جاؤ۔ ایک بات مجھے یہ دادا نہیں ہمارے کچھ دست سیاق مرحوم صدر الیت خان کے پاس گئے کہ جناب والائیکا صورت ہے کہ اتنی کمیٹیاں کھولنے کی ہر راست پر آپ ایک کمیٹی مقرر کرتے جاتے ہیں، اس نے کہا کہ ہاں بھائی بات دست ہے ہیں بھی سچے رہا ہوں کیہی ستم فتم ہونا چاہیے میں ان کمیٹیوں کو ختم کرنے کیلئے ایک علوہ کمیٹی بنائے ہوں ہمکے بلوچستان میں یقیناً ہوچاں۔ ٹو ٹینٹ اخراجی کا قائم عمل میں آچکا ہے اور یہیں دیکھیں دیکھیں کھل کھلاتی ہے ہر حال میں زیادہ بات نہیں کہتا کچھ لوگ ناراض ہو چکے ہیں موجودہ بحث میں سات کوڑ رکھ گئے تھے جو DEVALUATION کی وجہ سے ترقیاً پین کوڑ نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ سات کوڑ دے پے میں سے ہمارا بجٹ صرف تین کوڑ کا ہے۔

اب جناب والائیں مکان کے متعلق کچھ عرض کروں گا، ضلع مکان قتبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے، لیکن

دوسرے ضلعوں کی نسبت سے بُری طرح نظر انداز کیا گیا ہے اور کیا وجہ ہے

مگر چیلے ہے اندھل کی طفید بلکہ شر بھی

اے خانہ برلن از جن بکھ تو ادھر بھی

(اوہ - دا) (نڑو سختیں آفرن)

آخر اتنی ناالصنافی مکان کے ساتھ کیوں کی جگی ہے ہم نے ہمیشہ حق کا ساتھ دیا ہے اپنی ڈیم کا نام تک نہیں ہے ہم نے کئی ذریعہ کا کہا سے تو مخصوصی ہیں، خدا کے لئے مکمل کر دو، ہم کوئی جنت نہیں انتکھے، ہمارے منسلکے لوگوں کی لذگی کا سوال ہے۔ اور ان کے بحقوں نے مستقبلی کا سوال ہے۔ مگر یکام عوامی حکومت نہیں کر سکی تو اس توکن کرے گا۔ جام ساہب آپستے لوگ بہت توقعات رکھتے ہیں، پرانی ڈیم کا ایک مضمونہ جس کے سرفہ اور منصوبہ بندی برلاکھوں روپے حشرچ ہوتے اور طبیعی اسی بجٹے میں ٹوکری پڑھنے نہیں چنان کما در کے جزر مشیر کو پورا کیا جائے گا اور کلا بہت ایم کا ہے، حکومت گادر گا اس تو کوئی رہتی ہے اس کے متعلق کچھ کہنا ہوگا۔ اس کے متعلق کیا منقصہ ہے بنا یا، لیکن جب بات ہوئی ہے تو کہتے ہیں کہ پہاڑس فی صدر کا، نکلی ہرچکا ہے اور سرے خیال میں کوئی تسلی بخشنہ کام نہیں ہے۔ گادر کو جزریہ کی صورت ہے جس کو پورا کیا جائے، گادر فرش ہارہ بہت ہی اہم ہو چکا ہے۔ ہمارے سو بے کی گورنمنٹ ہمیشہ چیختی رہتی ہے کہ گادر فرش ہارہ

گواد فشن ہار بر، گواد فشن ہار بر کا نام ہی لیتھی رہی گی یا کچھ کرے گی جو اس کے لئے کیا منسوب ہے بنے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۵ فن صد کام مکمل ہو چکا ہے۔ میرے خیال یہاں ہار بر کا تو نہیں بلکہ اس کے لفظوں کا ہم ابھی تک ۵ میں مکمل نہیں ہوا ہے۔ (ایک آزاد) نہیں ہوا ہے شکر ہے یہ تو آپے ماں۔

اب آزادان سعید کی بات ہے جاپ والا! کسی بھی ملک کی ترقی میں مواصلات بہت اہم کہدا رہا کرتے ہیں۔ جب تک ہمارے علاقے کے لوگ ایک دوسرے کے تردیکب نہ ہوں گے۔ لوگوں کا آنا جانا نہیں ہو گا لیکن اس قبائلی نظام کو کیجئے ہستم کرسکیں گے۔ مسلسل درس اور کافی مال ہے کہ اطیان سے سبیل تک اور سچر کراچی تک اگر کوئی شخص گیا ہے اور میں یہ نہیں سمجھتا کہ ہے افران میں سے کسی نے بھی دہان کا دورہ کیا ہو۔ لیکن دہان آئے جائے دلکش لوگوں سے پوچھیں کہ وہ کیسی شرک ہے؟ اور ہمیشہ یہ یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ اس پر کوئی تاریخ لا جائی ہے۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس ذرعہ یہ کہیں سیکر دوست میروں علیجان مکسی ضرور حاصل کر سکے گے۔ اور اس روڈ کو مکمل کرائیں گے (رتاپیاں) راپیں میں باشیں)

مسٹر ڈی اسپیکر ہے۔ صابر صاحب اپنی تقریر جاری رکھیں۔

مسٹر ڈی اسپیکر ہے۔ اب میں صفت کی طرف آتا ہوں۔ اور کچھ کہنا چاہتا ہوں اس جاپ صفتی شبے میں ضبط ہیں۔ مکران کیلئے کوئی اسکیم نہیں رکھی گئی ہے۔ آخر ہے ساختھیہ بے الفاظ کیوں؟ بیلا الجیز نگ کی بات کہا ہوں ابیلیں ایک اندھڑی ہے صرف لیپیلیغام کے تحت ایک جزو کو ایک سوچاں میں روپے ہاہڑ تختراہ دو دقت کا کھانا، دو مقت کی چائے اور ٹولنپرڈٹ کی سہ سیستین جہیاتی میں، لیکن بیلیں دہان کے مزدوری کو ۲۵ روپے ہاہڑ تختراہ مل رہی ہے اور دو دقت کا کھانا بھی مل رہا ہے اور دو دقت کی چائے بھی مل رہی ہے۔ (کاپ کی باتی)

(جام صاحب ہے مخاطب ہوتے ہے۔) جاپ اگر ہیں خلط کہہ رہا ہوں تو کیا آپ کے صاحبزادے اور دوست جام یوسف کا پسیں کافرش میں دیئے گئے ان کے یہاں دکھائیں دکھائیں (قہقہہ اور کاپ کی باتی) دہان تو بھیستان کے مزدوری کو دکھانا نہیں گی، اور دہان پر اعلیٰ انتظامی عہدے پر کوئی بھی بوجھتان کا باشندہ افسر نہیں ہے۔ بوجھتان کے نام پا اسٹری نہ ہے لیکن بھیستان کے غریب لگ روڑوں پر بورچھر ہے ہیں۔ خدا کے واسطے جام صاحب اس کے لئے کچھ کہتے ہے۔ مدد نہ لوگ آپ کو کہیے چھڈیں گے؛ جاپ اس دفعہ مکران کو دوڑرے پا جائیں اور بڑی اسکیمیں دی گئی ملکیت تربت میں حبیل بنایا جا رہا ہے اور دوسرے ایک بھروسہ فادر میں ایک ٹیوب دیہی مفسب کیا جدا ہے۔ تو پیری عرصہ یہ ہے کہ جہاں تک جبیل کا لعلت ہے تو آپ کی ہوت مہر بانی ہو گی۔ کیونکہ جس راہ پر ہم مل رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ لوگ ہمیں پکڑ کر جبیل میں داخل ہیں گے۔ اس لئے ان کو آپ فدا آرام دہ بھی بنائیں (قہقہہ) تو ہم

کے دلستے کامپ کی باتیں) آب نوشی کے لئے کہنا اسکیم بھی موجود نہیں ہے صرف اندازہ کے لئے ایک کوڈ روپے رکھے گئے ہیں۔ میں ایک افسوسناک مسئلہ کی بات کرتا ہوں اور وہ مسئلہ پانچ کمی کا ہے۔ اور فاس طور پر ہمارے علاقے مکان منسلخ میں اگر ایک کھڈہ روپے آپ کسی ایمان دار شخص کو دیدتے تو وہ جہاں بھی پانی کی ضرورت ہوتی پاپ لائن بچا کر ضرور کچھ دکھنے بندوبست کر دیتا، لیکن انسان نے لیک کر ڈال دیتے صرف چھنپا دیجول کے لئے پانی کی فراہی کے لئے رکھے ہیں۔ اور اداہ کی آبادی صرف چھنپا زار ہے جب کچھ کھتنا ہوں تو اراضی پر جاتے ہیں کیا کروں؟ (کامپ کی باتیں) اب زراعت کی بات کروں گا مگر زراعت کے شبیہیں کوئی اسکیم موجود نہیں ہے۔ سواتے دریٹ فلم میں ایک حد تین بیل لگانے کے جذب لواب صاحب وزیریہ میلیات کی طرف خاطب ہوتے ہوئے اس میں بھی کچھ جسم و کرم بچھے ہم پر صحت کے شبیہے میں ضلع مکان کے لئے منصوبے میں کوئی تفصیل بھی موجود نہیں ہے۔ سمجھ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تمام منصوبوں کی مکمل تفصیل ایوان کے سامنے پیش کی جائے، لیکن مولوی صاحب آپ نے تو حکمر صحت کے بالے میں کوئی تفصیل نہیں دی ہے اور میں لیک بات عرصہ کدوں کا پورے ضلع مکان میں صرف تربت میں ایک یہم بی بی اسیں ڈاکٹر موجود ہے۔

ذری صحت (مولوی محمد سن لشاہ) ہاں ڈاکٹر دل کی کمی ہے آپ ہی ہماری اساد کریں
پوائنٹ آف آئڈر۔ یہ تو میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ ہاتھے اور ڈاکٹر نہ اہم کر دیں۔ (کامپ کی باتیں)

مسڑٹی اپسیکرہ۔ صابر صاحب۔ آپ سبھی جائیں۔

ذری خزانہ (کردار غوث نجاشیہ ریاضی):- جناب یہ وقفہ سوالات تو نہیں ہے؟

مسڑٹی اپسیکرہ۔ اس وقت کوئی سوالات نہیں ہونے گے۔

مسٹر محمد علی اچکرنی:- جناب مولوی صاحب، پوائنٹ آف آئڈر پر بدل رہے تھے۔

مسڑٹی اپسیکرہ:- آپ سبھی جائیں اور مسٹر صابر بوجی اپنی تقریر جاری رکھیں۔

ہسٹر صابر علی بلوچ :

جنا بیس تعلیم کے بارے میں کچھ بھوپال کا کچھی دفتر میر لیسف علی خان بھگی نے مکران کا دورہ کیا تھا اور والوں کے لوگوں سے یہ وعدہ کیا تھا کہ پنجگوریں لیک اور میریڈیٹ کا بیٹ بنایا جائے گا اس کے علاوہ پہلے بجید دیر اعظم صاحب مکران تشریفیے گئے تھے مگری صاحب اور جام صاحب بھی ان کے ساتھ تھے۔ اس وقت بھی پنجگوریں اظر میڈیٹ کا بڑے قائم کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن جب کاہنے کی میڈیٹ ہوئی تو یہ کہا گیا تھا کہ بھارت میں پار کا بڑے جو لوگے جائیں گے میں جب حقیقت سامنے آئی تو صرف یعنی کافی قائم کئے جانے کا ہے۔ دو کام دیا گیا ہے۔ پنجگورے کا نام بھی نہیں دیا گیا۔ تو میں اپنے دزیر صاحب کے پیشیں دہلی چاہوں کا کچھ بھروسہ کا ہے۔ کیونکہ مکران کا علاذ پورے بھارت میں تعلیم کے لحاظ سے آگئے ہے۔ اور یہ سچ بھی ہے جناب اس وقت ہیں تعلیم کی بہت ضرورت ہے تو میں کہوں گا کہ پنجگور ایک کافی بڑی جگہ ہے اور اس کے ادگد تقریباً ۵ لاکھ روپگ رہتے ہیں تو ہر ای کر کے یہ کافی بھجوگریں قائم کیا جائے۔

اب خدا کسکے بارے میں کچھ کہنا پاہتا ہوں یہ مسئلہ بھی مکان میں سہیت اہمیت کا حامل ہے جنم تحریر میگی ہے لیکن گھر کی سپلائی بہت ناقص ہے۔ لگبڑے پریشان ہیں۔ محکم خواہ برائے مہماں اس کو ٹوٹ کر لے اور اس سے کھل کر۔ جب دہلی لوگوں کی صفت ایک چنانچہ بھانہ نہیں ہے (دالپس میں بتی)۔

آپ پاشی کے لئے چاہتے مکران ضلع میں پنجگور کے علاقے میں رہشاں دریا ہے جس پر ۶۰ لاکھ روپے ایرفان کے درمیں رکھے گئے تھے لیکن دہلی کام تک نہیں ہوا صرف ایک کام کیا گیا وہی کہ اس دریا کے کنارے جن لوگوں کے بھجوڑ کے درخت تختہ کاٹ دینے۔ اور کام تھے کہ اس لوگوں نے دولاکھ روپے رکھے تھے اب سنا ہے کہ اس دفلہ دبارہ کاٹنے کے لئے تین لاکھ روپے رکھے کئے ہیں جبکہ ایک منہوہہ مکمل نہیں ہوا جس پر ۶۰ لاکھ روپے رکھے گئے تھے اس وجہ سے لوگ جیں میں سچے انکار بیان ہوئیں، ایکیں سے لے کر سچے درجہ کے ملازموں تک کے لئے جیلوں میں بھے

قامہ الیوال :- جناب والا سخن ممبر اس کا ثبوت فلم کر سکتے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ :

چونکہ بلا منفوب ہے اس پر آپ نے تین لاکھ روپے رکھے میں جناب والا ہے ایسیں پاسے مالی سال میں ایک دفعہ قرض نہیں دیا گیا اور اس پاسے میں جو رخا سیٹیں ایک بلندی ہیں وہ کہا چکی کو سمجھنے ہیں جناب یا تو اس کو بند کر دیا جائے اور اگر اس کو بند نہیں کرتے تو کم سمجھے طریقے سے چلا دیتے ہیں جیران ہوں کر ہمارا بگدستی ان چیزوں پر تو جو کیوں نہیں دیتی۔ ایک پلٹ پر یہیں کام بھی انتہائی انتہائی ہے اس نے کیا سماں کیا کہ زاری

دکھلانے ہے۔ جب بے بڑے زینداروں کو تو لاکھوں روپیے کے قشیر مل جاتے ہیں، لیکن چونتے زینداروں کو دس سال
کھلنے ایک بہار دی پے بھی نہیں دیتے ملتے۔ اس کے لئے تباہا جائے کہ یہ بینک کم لوگوں کے لئے ہیں۔
”ہاؤ سنگ“ بھارت میں، خاص طور پر کٹاگری میں رہائشی مکانوں کی سخت قلت ہے اور یہ ایک سنگین مسلمان چکاہے دینے والا
نے فرمایا تھا کہ ہاؤس بلڈنگ تجھے دیس یونیورسٹی کام بندیا ہارا ہے۔ معلم ہیں ہیں ہوسکا کہ وہ گرام پیکا ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ
ہاؤس بلڈنگ فناں ساری پریشانی بھارت میں فراہم کیا ہے۔ اس وجہ سے ہاؤس بلڈنگ فناں نے بھارت میں کو دلalloh کا قرضہ
دیا ہے۔ دلalloh کے آپ خود سوچ سکتے ہیں یہی خیال ہیں فخر دو یا تین کوارٹر ہی بن سکتے ہیں کیا یہاں رہاں کا مشکل نہیں
ہے شہروں میں تو لوگ مکان بناسکتے ہیں کسی نہ کسی طریقے سے بھی ہو۔ لیکن حوصلہات دیہات کی ہے۔ وہاں جب ہم کہتے ہیں کہ ہاؤس
بلڈنگ فناں لوگوں کو قرضہ دے کہہ مکان بناسکیں تو یہیں کہیں زین بیکار ہے۔ صورت ان لوگوں کے لئے ہے جن کے پاس
کچھ بھی نہیں ہے۔ وہاں باہم خاپ پا چھاپے، اور یہاں ایسا صادب نہ مکان بناسکتے ہیں۔
ایک آواز ہے۔ ہم تو ابھی تک اپنا مکان نہیں بناسکے۔

میر صابر علی بلوچ:

تو کیا آپ لوگ اپنا مکان بھی نہیں بناسکے۔ ”قہقهہ“
تو غنیاب میری عرض یہ ہے کہ ہاؤس بلڈنگ فناں کو دیس یہ پہاڑے پر چیلادیا جائے۔ نہ صرف شہروں میں تیشے
فرات کے جاں بکر دیہا تو یہیں بھی قرضے فراہم کئے جائیں۔

ایک اور بات جو میں عرض کرنے صورتی سمجھتا ہوں کہ کوئی شہر یہیں نے تعمیر و نئے ولے سکا اس کو تین سال کھیلے۔ لیکن
نے مستثنی فراہمیا جائے۔ یہ ہوتیں باقی صوبوں میں میسر ہیں، لیکن بھارت میں مسلط نہیں ہیں۔ بھارت اُبھی ٹھوڑات سے
حکومت کو کھا جائے۔ ”عدوا ظمآن“

کیا ہاتھ پر اس کی پرنی زبانے میں سفید تھی پا لئتے تھے، لیکن ہاتھے لئے پر دلپڑی سفید ہاتھی ہے، بد عنوانی، بہترانہ
اور ناہلی عالمہ جناب اہل کے پیغمبر میں بھی کاملا درست ہیں تھا اس سلسلہ نے ہمارا جزیرہ بھی داں پڑا تھا جو مژدہ تھا،
ذنگ لگ رہا تھا، جب ہم نے اس وقت کے فیض کھشتر کیا تو اس نے کہا یہ ہم نے ذمہ کر کے فندے سے لیا ہے، ہم نے کہا
نہیں کہ ہے آپ اس کو لگایں، اس نے کہا کہ نہ نہیں ہے، جب کوئی آئے تو معلم ہا کہ داپڑا والوں کا جزیرہ م نے
خوبی لیا ہے۔

فائدہ ایوان :- ایک چیز کی میں وضاحت کرنا پاہتا ہوں صرف چھوٹی سی وضاحت ہے۔

مدرسہ طلبی اپنی سلیکر :- حام صاحب آپ مہر بانی کر کے بنیوں چاہیں، مدرسہ اپنے آپ اپنی تقریب جاری رکھیں، آپ کوئی سوال نہیں پوچھ سکتے۔

مسر محمد خان اچکزی :- دہان کے اعتراض کا جواب فرم رہے تھے۔

مسر صابر علی بلوچ :- جناب میں نے پاہ صاحب سے عرض کیا تھا کہ جنریٹر ہمارا پڑا ہوا ہے اب یا تو

کام لوکل گورنمنٹ سے کھدا دی لو انہوں نے کہا تھا کہ الگ بیٹھ ہیں قاب اکلا بجھت بھی آجیا ہے اپ دا پنا والوں کو چیک کیں، غلکے واسطے سنٹرل گورنمنٹ کو لکھیں، یہ لوگ کوہ لوزیان رکھیں جیکیں کیوں جو حالت ہے وہ ہم سب دیکھ رہے ہیں اونساں بھی یہ کہے ہیں ہمیں یہ گفتہ میں صرف یہ گفتہ جلتی ہے۔ اور پھر یہ ہو گئی ہے

اس کے متعلق میں بھی کچھ عرض کروں گا صوبے کی اوقیانوسی کے لئے کوئی کوشش

ڈیکھیں” ہمیں کی گئی ہم اس بحث کو پڑے فخر سے بیان کرتے ہیں کہم تے کوئی ٹیکس نہیں لگایا۔

لیکن میں اس بات مخالف ہوں، اگر تم ایک سو خلصہ مذاشرے کی تحریر کے خواہش مند میں ناس کے لئے ہمیں چاہئے کہم، ہم دینے سو ہے سے چھپیا کریں۔ ملکیت صدر لگائیں، صورتی ہیں دا آپ آئے پر اور پڑول پر ٹیکس لگائیں، آپ دینے سو ہے سے چھپیا کریں۔ ملکیت ہیں لگوں نے شکست، اسے قتل کیا، بعد اور لوگ یو پر خان کو دیکھیے کیونے آتے ہیں تو آپ انکو یا کوئی جو شریعت ہے آپ اس پر ٹیکس، مالک سکتے ہیں آپ زمین پر ٹیکس، مالک سکتے ہیں اور مدنہ پر نمازیوں میں اپنا پام عالم کچھ ٹیکس دو (آغاز، بابا خریب آدمی ہے) سینما ہاؤس کی آمدی پر ٹیکس ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد اس آپ ۲۵۰

روپے مقررہ لئتے ہیں چاہے کتنی رقم ہی فلم والے کیوں نہ کالیں، سینما ہاؤس کی آمدی پر ٹیکس لگائیں جتنی آمدی ہوئی اس پر ٹیکس لگائیں۔ ٹیکس کی صورت کا کام ڈاکھانے کے ذریعے ہوتا ہے، ابھی تک ایک بڑی رفتہ بطور ٹیکس لوگوں پر ماجب الادارے یہ وصولی ڈاکخانے کے ناقص انتظام کی وجہ سے کچھ لکھ نہیں ہے کی۔ یہاں ٹیکشین ڈیپا یہ گفتہ کو کرنا چاہیے۔ تاکہ رفتہ صحیح ملکیت سے دصول ہو۔ لامگوں روپے کے بقایا ماتھ میں لیکن محلہ ٹیکس کو پتہ ہی نہیں ہے کہ کس قدر رفتہ لوگوں پر واجب الادارے

جنابے والا۔ آخر میں میں یہ کہوں گا ہماری حکومت سے اس غریبِ محنت کش عوام نے بہت سی تقدیمات دالتے کر رکھی ہیں، ایک بات میں واضح کر دینا چاہتا ہوں، حام صاحب میری عرض نہیں اگر ہم نے اپنے فرمانگ میں کوئی بڑی کی لوت لیک گلا پچھلے گئے۔ کسی سکریٹری کا گلا نہیں پکڑیں گے۔ آخر یہ حکومت سکریٹریوں کے رحم دکھیرے

کیوں ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ لوگوں کے مسائل کو جانیں۔ سکریٹری اور لوز کشاہی تریی چاہتے ہیں کہ اس حیثیت کو ختم کیا جائے، انہوں نے ہمارے چیز میں کی راہ میں روڑے اور کامے اور جبنتے پاکستان کی تغیری مورثی سنی۔ اسی وقت انہوں نے کس قدر روڑے اُنکاٹے تھے۔ کلاس سسٹم ختم ہوا تھا اور گرلز سسٹم ادا تھا، اس وقت انہوں نے کتنے روڈے کے لئے اُنکاٹے تھے۔ اپنے سسٹم ختم ہوا تھا اور گرلز سسٹم ادا تھا، اس وقت انہوں نے کتنے روڈے کے لئے اُنکاٹے تھے۔ کیا کچھ نہیں کیا۔ وہ کیسے یہ رداشت کر سکتے ہیں۔ میں عرض کر رہا تھا ایمرے دستہ میں بھائیوں لوگ آپ کا انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا۔ وہ کیسے یہ رداشت کر سکتے ہیں۔ ترقی کے لئے کچھ کرو کسان چاہتے ہیں ہماری محاسبہ کریں گے۔ آپ سے پوچھنے کے خدا کے لئے زراسوچ لوگ لگاتے ہیں۔ ترقی کے لئے کچھ کرو کسان چاہتے ہیں ہماری ترقی کے لئے کچھ کرو۔ عوام چاہتے ہیں کہ ہماری ستری کے لئے کچھ کرو۔ طلباء رہائشیں، ہمیں فضائل اور تعالیٰ ہدایات ہمیاں کی جائیں۔ آپ نے کیا کیا۔ خدا کرے یہی کبھی خواہیں پوری نہ ہوں۔

جناب میں عرض کر رہا تھا جتنے بھی کام ہونے چاہیں وہ درامی ساندوں کے ذریعہ ہونے چاہئے، یعنی کہہ نہائے طبق علاقہ کے مسائل جانتا ہے، لیکن بیان جتنے مخصوصیہ ہوتے ہیں غلط مخصوصیہ بندی کا شکار ہو جاتے ہیں، ہم نے جتنے مسائل پیش کئے تھے ان میں سے ایک بھی حل نہیں ہوا، اور ایک جو یہ کہ جبی شامل نہیں کیا گیا۔ سکریٹری ٹانگ سکریٹری ایکو کشیدن سکریٹری پیش کئے تھے ایک بھی حل نہیں ہوا، اور ایک جو یہ کہ جبی شامل نہیں کیا گیا۔ ہم زیادہ اپنے علاقہ کے مسائل سمجھ سکتے ہیں۔ جب کہا گیا کہ ہم اب پاشی و خروج ہماتے مسائل اور علاقہ کے مسائل نہیں سمجھ سکتے ہیں، ہم زیادہ اپنے علاقہ کے مسائل سمجھ سکتے ہیں۔ جب کہا گیا کہ ہم تجاویزی سمجھ دیں تو ایک حکم سے کہا گیا کہ سمجھ دو، لیکن پھر ان تجاویز کو نہ شامل کیا گیا، خدا کے داسطے کچھ سچو، مولیٰ صاحبان آپ بھی نہ اپسی لیں۔

وزریعت (مولیٰ محمد بن شاہ) ۔۔ اور پوری توجہ دے رہا ہوں۔

مسئلہ اعلیٰ ملک ۔۔ حل کرنے کی کوشش کریں، ہماری پارٹی کا منتشر یہ ہے کہ پارٹی کے منتشر کی فلفل نکریں۔ میں وزیر اعلیٰ صادب سے گناہ کا کوئی حل کرنے کا کوئی حل ممکن ہے رکھے گئے ہیں، انہیں ختم کر دین، آپ ان پر نظر ثانی کریں اور کچھ نئی اسکیں رکھیں تاکہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ہمیں جیل کی کوئی ضرورت نہیں جیاب رخان میں، لاکھر دپے کئے اور قین لاکھ روپے بخشوکے لذباب میں عرض کر رہا تھا کاظم نظر ثانی کی جاتے۔ لدھ غربی لوگوں کے لئے پکہ کیا جائے دروازے کیمی نہ پکے سکیں گے، اچھا میں اپنی تقریب ختم کرتا ہوں (تاپیاں)

لواؤ بزادہ میوشاہ جو گزی ۔۔ جنابے والا مجھے خوشی ہے کہ آج صوبائی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے ہوں کہ انہوں نے یہ بھبھے پیش کیا ہے یہ یقیناً کا بیباہ رہیگا، مگر ان میں کچھ نہ اسیم ہے جو اپنے تو اچھے ہے جو ضروری ہیں

جناب والا کچھ مضر و ضات ہیں جو میرے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں ان کا لفظی بیہاں پر عرض کر دینا اپنا فرض
سمجھتا ہوں مگر ڈیرہ غازی خان روڈ پر کوئی امن نہیں ہے الموٹ مارہے کوئی آدمی نہیں جاسکتا ہے۔ کوئی بس یا موڑ نہیں جاسکتی
ہے، مدنظر نہ اٹھ مارہے۔ اور یہ سبھ غیر محفوظ ہے۔ ایک ہجھ ڈب ہے۔ یعنی لورالائی ٹھیک ہے۔ لورالائی کی سب بھیں دکی ہے
وہ ڈوب کے قریب ہے دہاں کچھ کل سمجھتا ہے بیہاں پر مری قوم امداد ہیں۔ مگر کہہ ڈالتے ہیں۔ بیہاں سے نہ کوئی آسکت
ہے۔ نہ کوئی جاسکتا ہے کسی داقعہ کے تاریخی ہی کوئی جاتی ہے وہ پھر اے۔ سی کو کہتے ہے کہ موتو پر جا کر سراغ لگاؤ۔
دکی سے قریباً ۱۰ میل ہے وہ پھر واپس لورالائی آئے گا۔ اس طرح سے کوئی سراغ نہیں لگایا جاتا، میری تجویز ہے دہاں پر
بانقا عدو میونز کی جائے۔ تاکہ اس شک پر امن ہو جائے اور لوگ امن سے آجائیں۔

جناب والا آپ کو سنبھالی علم ہے کہ ڈوب افغانستان کی حسرے کے ساتھ ہے ہمارے ایک طرف دریستان
ہے اور دوسرا طرف علاقہ ہے ہم چاروں طرف سے گھر ہوئے ہوئے ہیں۔ ہمارے پاس کوئی اسلام نہیں ہے، کوئی حیر نہیں
ہیں۔ نہ جناب سلطنت کیا تھا کہ آپ کے پاس جو اسے مارکس مہمہ جاہب کا رہ ہو چکا ہے۔ وہ میں ہمارا چالہ پرہار
کی تعلوں میں ہیں دیا ہے۔ تاکہ ہم اپنی حفاظت کر سکیں۔ افادہ پاکستان کی سبھی حفاظت کر سکیں۔ اس وقت انہوں نے سہندی
سے ناتھا ایکریتھے خیال، میں افضل صاحب۔ پہ کوئی ناتھا کی پیڑی روت کر لیں۔ میرا خیال ہے۔ نلوؤں، کریما ناتھا، ہمیں اسوقت الہکیں ضرورست
کہ امداد اپنی حفاظت بھی کر سکیں۔ میں آپ کو لیتھن دل تھوڑوں کے اگر اسلام یا قائم اپنی حفاظت فور کر سکیں۔ کافی پھر والے ہیں۔ پھر تو کسی پر ہم اور
میونز کی۔ میں لکھ کر دیا ہوں کہ ہم اپنی حفاظت خود کر نیکے آپ کا پیہ۔ وغیرہ بھی طریقہ نہ رکھا۔ ہم ذمہ لیتے ہیں

جناب والا! اب میں فرماتے کہ طرف آتھوں آتھے علاقے کی طرف کی نہ توجہ نہیں دی۔ اوپسیں لورالائی پر سبھی کسی نے توجہ نہیں دی۔
پھر ساروں نہ ہے تو اپنا دل میں آتا تھے کہ میں نہ اس طلاق پر پس کیا۔ میں ایمان گھندا ہو، برپا ہو۔ دل تھی۔ میں تھک، اپر پر نہیں ہو۔
خبروں میں آتا ہے میرا خیال ہے ہم نے ایک وغیرہ کاہے کہ ہمارے باع کی شاخ تراشی کی جائے۔ میں باہر تھا، جب، واپس
آپ باغ گیا اور کلڑی اٹھا کر دیکھی تو وہ فائدے کی بجائے لفظان لرہا تھا میں نے اسے مار کر جب گاہیا۔ میں نے کہا ادا کے
ہند سے آپ سہیں فائدہ پہنچاتے ہیں یا لفظان پہنچاتے ہیں، اس شخص کو تو شاخ تراشی کا پتہ سی رہتا۔ میں نے کہا کہ
کوئی شاخ تراشی کے لئے آدمی دے دو۔ مگر کچھ نہ ہوا پھر ہم نے خود سا سے باع کی شاخ تراشی کی۔ کوئی بھی نہ ایسا۔
کوئی بیلی رہے بیلدار جو ہے وہ کسی پر اسی نہ ہوئے ہیں۔ کسی نے اپنا گل بنایا ہے۔ کسی نے کیا بنایا۔

میں نے جناب سلطنت سے یہ عرض کیا کہ ڈوب کا علاقہ سبھ ٹراٹھے سبھ زیادہ زمین ہے۔ اگلا

ہرچاۓ تو سے بوجپتان کئے کافی ہے۔ جس نے کہا ہم آپ سے کوئی پیشہ نہیں نہجئے ہم اصل مفتر اکیب مطالبہ ہے کہ ہمیں اکیب تحریل پادرے دیں اور یہ تحول پاد فضیب کر دیں اس کی بھلی نورت سندھن دکی اور کچھی سندھن بورالالہی کو ملا تھا کو کافی ہو گی۔ شاید کارٹر اسائیک اکیب بھی جا سکے اس کی قسم کا انتظام پیشیں اور الائی اور دیگر جگہ سے کہیں۔ ہم اصل یہی مطالبہ ہے کہ اکیب تحریل پادر لگا دیں اور کام نہ کریں یہ کام مکمل ہو جائے تو دس سال کے لئے پورا کام ہو گا۔ پھر ہم ذرا سخت پر توجہ دیں گے پھر مڑکوں پر توجہ دیں گے پیسہ اجا تھے، تقسیم ہو جاتا تھے، لیکن فائدہ کسی نہیں پہنچا کام کسی ترتیب سے کئے جائیں۔

فائدہ والوں :- یہ معقلی تجویز ہے۔

نواب زادہ بمیوشا جو گزرنی :-

مہماں شکریہ۔ جناب، درالاہمی ارجمندی زیادہ تو سیلابہ ہے۔ ہماسے ملاتے سیف اللہ اور مسلم باع میں صرف اکیب بلونڈ ہے لگوں نے پیر صحیح کایا ہے مگر انھیں نہ ملا ہے اور نہ ملتے کی توستی ہے میری تجویز بھے کہ اکیب بلاد زر تلع سیف اللہ کو دیا جائے وہ مسلم باع بھی جائے جو کچھ پیسہ جاتا ہے نہ ملکیکہ باروں کوں جاتا ہے۔ اکیب دیا جاتے کر سکتے ہیں، چیکنگ کر سکتے ہیں کام بالکل نہیں ہو رہا ہے۔

جناب دالا۔ میں دخواست کرتا ہوں کہ محکمہ ذرا ساخت کو ہدایت کی جائے کہ وہ زینداروں کی پوری طرح سے اعداد اور رہائشی کرے اور اپنے فرانگن خوش اسلوبی سے انجام دیں۔

اپنے میں محکمہ اپنا کی طرف آتا ہوں، محکمہ انہار اکیب ایسی محکمہ ہے جس نے میرے چیال میں ژوب میں آنحضرت سنی اس کمپیونیشن روڈ وے کیمپنی (ناکیو) رکھ پڑھے ہے، ان اس کمپیونیں سے کوئی بھی بتا دیں کہ مکمل ہوئی ہریاں یہ کمکی کام متمسی خوش کیا گیا ہو اور لگوں کیلئے ذرا سہ منڈا است، ہمیں ہوتی ہیں ما نہنے کے لئے تیار ہوں ہوتا یہ ہے کہ پہلے ایک ملکیکہ اسے کام کیا پھر پہلو پھر پر تیکیدہ ہو۔ پھر اپنے یا اپنے بیانوں پر تیکیدہ ہو۔ اپنے یا اپنے بیانوں پر لئے کھوڑے پہاڑش کر کے ملکہ کو دے۔ ایک اپنے خدا کی قسم کھدائی کا کام رکھا ہے یہ ہے محکمہ کا حال۔

ایک اسکیم تھا۔ یہ چالیس لاکھ کی اسکیم تھی، ان چالیس لاکھ کوں نے اکنہ کوئی نقشہ بنایا نہ کوئی موسوی کی آمد ہوا تھا۔ اس کمپیونیشن کو اور اس کمپنی کو ایک روکاٹ سے بن گئی، جب دیکھا یہ غلط ہے، اسکیم نہیں ہے۔ پتوہیں

ایک کاریز ہے میرا پانچا کاریز ہے مجھے کہا گیا کہ اس پر کام ہو، لیکن مجھے آج تک ناسکیم ملا ہے اور نہ میں نہ لیا ہے جب انھوں نے جو سمجھا کہ یہ بڑا کاریز ہے، سارا پانی جدرا ہے تو اس نے کہا کہ یہاں پہا کیم ہوا میں نے کہا ہاں جب انہوں نے کہا کہ میں زیادہ کر دیا جائے میں نے کہا تمہیک ہے ہر ہزار روپے کاریز کے لئے منظور ہوئے۔ ان لوگوں نے مردے کہا یہ کیا وہ کیا، تو پھر جہاں کھدائی بھتی، والان کھدائی کی میں نے کہا خدا کے داسٹے پرانا نہ ریس ساند بانی سائد جارہا ہے دیکھو میں نے کہا آشخیں تو میں ان کر کے سمجھو، انھوں نے کہا ہم ذمہ دار ہیں۔ اس طرح سے غلط کھدائی کر کے ہر ہزار روپے لئے گئے جب پانی آیا، کاریز اور مٹھا پانی نیچے، بھاکے کاریز کے لئے نکرے کرنے کے لئے ادھر ہر ڈال ہے، ادھر سینٹ کام شروع ہے، میں نے کہا اس طرح سے بل نہ بناو۔ کہا کہ مٹھا، کھیمیں کھڑھ ہے۔ میں نے ان کو مارا وہ وہاں سے پھر کھائے پھر پتھیں کھڑھ گیا۔ اور اس طرح ۵۰ ہزار روپے سمجھی ختم ہو گئے۔ میں نے ان کو کہا اسے تمہیک کر دتا کہ پانی آجائے، اس سے سینٹ نکال دیں تک کاشتکاری ہو سکے تو پھر کھڑھ ہوا۔

اب میں آتا ہوں فلام کی طرف حکومت نے کہا، فلام ہونا چاہیے، اچھا بھائی ہونا چاہیے۔ لاہور سے انجینئرنگ وغیرہ لائے انہوں نے میرے کاریز کا مشی اور پانی بیا، ایک طے شدہ پروگرام کے تحت میرا پانی ان کے نام کو سمجھا اور ان کا میرے نام پکیونکہ ادھر تو کلادی خیڑھما، لاکھوں روپے منظور کر کر لئے۔ میں ڈسٹرکٹ کو نسل آیا، میں نے کہا خدا کے داسٹے بند کر دیکھو لپیسر خدا کر رہے ہو، اس کا عملًا فائدہ کیا ہے، ابھی خرچ ہو رہا ہے۔ اور پھر جھوٹری دیا۔

مچھڑا کو مصطفیٰ کاریز پر کام شروع کر دیا یہ ہوا خلاں ہو۔ لاکھوں روپے منظور کر لئے، اس کا بھی پہلے کی طرح حشر ہوا۔ میں پھر ڈسٹرکٹ کو نسل میں آپ کے خدا کے داسٹے کیوں پسیر خدا نجح کر رہے ہو، میرا خیل ہے دو ملے ہوئے کتے پکھشوں والی نہ ہیں، کیوں کہ جو پیسہ سعما آپس میں تقسیم کر لیتے تھے۔ پھر ایک دن انی ایکیں سعما میں نے اس سے کہا کہ آپ آئیں، دیکھیں ایک کیم ہے اگر کا بیباہ ہوئی تو ہبہت فائدہ بوجگا جب میں نے اس کو سمجھایا تو اس نے کہا بڑی اچھی ایکیم ہے، اس کے بعد انھوں نے یہ کیا کچھ بندھا دھتے تھے، جب پانی کریا تو نیچے چلا گیا، اس طرح سے اس کے ایک غلط کام سے پانی نیچے ناپہنچ ہو گیا۔ اور ایک فیل۔ لاکھوں روپے خرچ ہوئے، اس وقت میں نے کہا کہ بند کرو، پہلے تم کچھ بندھو باندھتے تھے۔

دو یا انی روک نہیں سکتا تھا۔ اب تم امیل سے پانی لاتے ہو سیلا بارے کیسے ہو یہ سمجھی اس طرح سے ناکام کر دیا۔ اب میں آتا ہوں لازمی اور یگینٹ اسکیم کی طرف تجسس یہ شروع ہوئی تو مجھے پڑا لگا کہ میں نے ان سے کہا کر یا سکیم غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم انجینئرنگ ہیں اپنے جماعت پر محتہ ہیں، آپ کو کیا پتہ ہے، پھر کیا ہوا پانی نیچے ملا گیا اسی مدت میں ختم۔ اور اسکیم فیل ہو گئی اگر وہ اسیا اپنی نا امانتی سے کرنے ہیں تب بھی جرم ہے، اور اگر دھوکے سے کوئی تھیں۔ تب بھی جرم ہے۔ اب میں علی زندگی ایک ایجاد کی وجہ عرض کر تاہوں، یہ اسکیم ایک خوبی ایک کاریز کے متعلق ہے جو مغلولوں کے وقت سے چلی آ رہی ہے اس پر بھی انہوں نے خلف طرکام کیا۔ اور اسے پہلے کی ابتداء خاب کر دیا۔

وزیر خزانہ سردار غوث سخن شیخ نیما زادہ اگر اجازت دیں تو مسماں کو مناکر نہیں۔

مسطراً طبی اسکیم پر یہ آپ کا، اور ان کا معاہدہ ہے اگر چاہیں تو جا سکتے ہیں۔

لواء بزادہ سعیدور شاہ جو گزی یہ اسلام سے یکاری ختم ہو گیا اور خشک ہو گیا اور اس طرح سے یہ اسکیم بھی ختم ہے۔ ہونگی۔ شیرازی سیلا بارے اسکیم کے متعلق بھی میں نے بتایا اک اس سے ہمارا الفصال ہے۔ لیکن اس کا بھی انہوں نے پہلے اسکیم کی طرح حشر کیا، لیکن اللہ تعالیٰ کی ہمراہی سے سیلا ب آیا اسے اکیٹر کر لے گیا۔

ستروں کی یہ حالت ہے کہ کوئی شخص اپنی موڑ نہیں لے جاسکتا، سرکاری موڑوں کا تو کوئی حد بھی نہیں ٹوٹے یا ز تھے۔ اپنی موڑ نہیں سمجھ سکتے۔ وہ دو کھڑا کردیتے ہیں، پیر گاگ رہا ہے، لگ چکا ہے۔ میں نے مگری صاحب کو کہا ہیں دیکھیں کیا حال ہے، دیکھیکہ اکتو فائدہ مٹی ڈالنے نہیں ہے۔ یا۔۔۔ پی نہ نہیں ان لوگوں نے کیا کیا، میں چل کر دکھا سکتا ہوں ایک میل بیس چھان ایک ٹھوٹ میلیا پڑت ہے اور سے کوئی طرف ریلوے اسٹیشن ہے، کئی اصحاب نے دیکھا ہو گا، دونوں طرف سے سلوپ ہے۔ اس پڑی ڈالی کی کچھ کام ہوا، لیکن آپ دیکھ سکتے ہیں، اس کی حالت بہت خاب ہے پل پر مٹی ڈالی ہوئی، سکون کر تھیک کر کا اس میں فائدہ ہے، کچھ طرف کا لکڑا اٹھیک ہوتا ہے تو کچھ خلاب ہو جاتا ہے، اس میل ٹھیک ہے تو با پنچ میل اسے ہے۔۔۔ اسے کیا حرام ہے۔

اکبُرِ مُنیبِ رہوا سخا لور الالانی میں ستارہ ہے۔ اس میں ۵۰ پرسنٹ منشی ڈائیور پریڈ دغیرہ کے نئے رکھ دیا، اس طرح سے کچھ اور بھی کھلائی رکھ دی، آپ خود تباہی، نفس نسم سے کام کیا ہو گا۔

بیری وزیر اعلیٰ صاحب سے ایک گزارش ہے کہ جس علاقہ میں کام ہوا سکیم ہے یا کوئی معاملہ ہے تو اس علاقے کے ایمپی اے سے ضرور صلاح شودہ کر کے کریں۔ کیونکہ ہر ایمپی اے اپنے علاقے سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ اور یہ جو الابالا ہو رہا ہے، ان لوگوں کی طرف سے ہو رہا ہے جو ہمارے محبوب اور جو ہمارے کام کے خلاف ہیں۔ ہر کوئی اپنے لوگوں کا خیال کرتا ہے، اگر کوئی جمیعت کا ہے تو مولانا صاحب ان کو دے رہا ہے آزادی نہیں ہمیں چاہتے، لذاب اکبرخان کا دور رکھنا، ابخن اور رہت تقیم کرنے کے لئے کچھ اجنب مہمند باخ میں بچ گئے، وہ کسی کو نہ سے کیا وہ دہلی زیادہ کام بیا بے ہیں۔ اور ہمارے علاقوں میں اکیب اجنب نہیں گیا۔ اکملوی صاحب کو کہا ہمارے ساتھ علاقے میں اجنب نہیں مولوی صاحب نے کہا اس درجہ ہیں بچ دیتے ہیں۔ ذرا مولوی صاحب تباہی کو کہا ہے کہا بیجا، کہن کو بیجا صرف ایسے تو نہیں اس کے ساتھ پہنچا بحث بھی ہرنا چاہتے۔ آپ نے کہا اس درجہ کا زیادہ اثر ہوتا ہے، اس لئے بچ دیتا ہے آپ تباہی کوئی سر دام نہیں تکپ زدا پہنچ دے رہا ہے، بخوبی جایتیں کوئی ایسے راستہ نہیں لیکہ برشان کے پاس بنتے تو انہیں کوئی وقت سے ہے پر چھٹا سال سے ہے یہ ایک تقیم کے وقت سے ہے۔ ایک جو ہے مزا کو دیا گیا ہے دعیت ہے۔ لیکن یہاں پر بھی کچھ کام نہیں ہو رہا ہے اسکے بعد چھڑوں فتنوں سے ہندو یا اسکے لوارانی اور ڈیکھا عملیل خاتم تک پچھنچیں جائے آپ تباہی کیس سردار کے پاس یہ تو ایسا بخشنا یکوئی نہیں رکھتا ہے۔ اس علاقے میں پالی کی شدید قلتت ہے۔ بخوبیں ۲۰ میل سے پالی لینے کیلئے ہاتھی ہیں۔ سالانہ اور کام بچارہ نہیں کو سکھتیں۔ تکلیف اس کے علاوہ ہوتی ہے سویں سے جاتی ہیں، شام کو آتی ہیں، میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ رکاذ اوج دیں، کسی کا بچہ سارا دن رو تارہتا ہے کسی کا کام رہ جاتا ہے۔ آپ تھوڑا اس انتظام کر دیں۔ اس سے حکومت کی ہر بانی ہر جائیگی اور لوگوں کو بھی آسام مل جائیگا لیکن مولوی صاحب نے کہا کہ میں نہیں ہوں، میں نے مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ کی ایک اپنے زمین نہیں، آپ نے لگا کر کھا ہے، انتظام کر کھا ہے، آپ کا کیا حق ہے، اور وہ کے لئے جو ۱۲ میل سے پانی لاتے ہیں آپ کے کہتے ہیں میں نہیں ہوں، مولوی صاحب آپ اس وقت وزیر ہیں، اس کے بعد کیا ہو گا ہم لوگوں کا کام کوئی تاکر لے یعنی وعث مل سکیں، یہاں سے پیچان جنت کے بڑے شرفیں ہیں۔ ایک منٹ میں جنت کمال پل اہم ہتا ہے۔

جماعت نے کہا تھا کہ وہ اسلامی قانون لائیں گے۔ شرعی قانون لائیں گے۔ اس نے لوگوں نے ملاؤں کو وعث دیئے۔ اس کے بعد یہ پہنچ حکومت نے ایک بنی ہجری چال چلی، لا کمیشن مقر کیا۔ لا کمیشن میں سات بھر تھے، ایک بھر تھے مولوی عبد الغفرنہ تھی رَسُولُ اللّٰہ تھے۔ میں بھی اس کا تمہر تھا، ہمارے لوگ پولیس اور رجسٹریٹر تھے۔

ہیں۔ نیپ نے سچاک بھی قانون ناند کر دیتے گے۔ توگ بُرا مان جائیں گے۔ اور مخالف ہو جائیں گے۔ ہم نے سامنے بلوچستان میں لوگوں کے بیانات ریکارڈ کئے۔ ان میں تقریباً سارے صحقوہ ہزار نے کہا کہ ہم اسلامی قانون پڑھتے ہیں۔ صرف متعددے سے لوگ مختلف اجنبیوں نے کہا کہ ہم اسلامی قانون نہیں پا تھے۔ وہ مری تھے۔ یہ لوگ چندی کرتے ہیں، انہوں نے ہو پا لگا اسلامی قانون آجیا توہات کٹ جائیں گے ہم ہاتھوں کے لیے کیا کریں گے؟ ظاہر ہے کہ یہ ایک سادش حقیقی جو کامیاب نہیں ہوئی، اور اب معاملہ رکذ کو چلا گیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ دیوالی مقدادات جس طرح قلات میں اسلامی قوانین کے مطابق ہوئے ہیں، دیگر حصوں میں بھی اس طرح اسلامی قوانین کے مطابق ہوئی چاہیئے۔ تاکہ لوگوں کو کچھ الفضاف مل سکے۔ جب ایک بھگ دیوالی مقدادات اس طرح ہو رہے ہیں تو دیگر بھگوں پر بختم کیوں نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کے علاوہ ہندو لوگوں نے بھی بھی کہا کہ ہم اسلامی قانون پا تھے ہیں۔ جنہے ان سے کہا کہ تم توہند ہو، اسلامی قانون کیوں پا تھے ہو، انہوں نے اکھلہڑکے جان مال میں محفوظ ہیں۔ اسلامی قانون ناؤ دیگر قانون سے ہمیں نہات دلائی۔ آپ ذرا غفران کیں کہ مہدو بھی اسلامی قانون پڑھتے ہیں، نہ کیوں نہ اسلامی قانون لایا جائے۔

ہمارے علاوہ یہ اجنبی بہت لگجھی گری بلی بہت دلت، ہے ادا پذار اور منحثن چلئے پائیں ہزار لیتے ہیں، اور بینکشن بھی کسی اور کوئی نہ ہی ہے۔ (ترجمہ)

اور پھر کبھی بھلی سبک کر دیتے ہیں، اگر پسیہ دلو پھر چھوڑتے ہیں، یعنی اجنبی بھگوں پر لگے ہیں۔ میں جب مددی صاحب کے پاس گیا تو اسکو نے اسکا کر دیا، اجنبی پیسے کسی ملائل دغرو کر دیا۔

وزیر ابیاشی (مولوی صالح محمد)

ریاستی صاحب نے دعا اجنبی منتظر کئے تھے، وہ صدر لواب زادہ میوس شاہ جو گزیری:- ایں۔

وزیر خزانہ (سردار خوشنخش شمسیانی) اور دیہیں گے، مولوی صاحب کی مددی نہیں ہے۔

دیکھا ہے، کہ ایک آدمی کا حکم ہوتا ہے کام دوسرا آدمی کر دیتا ہے، پہاں پر کون صاحب ہے اس لئے تو لوگ

نیپ کی حکومت سے میزرا ہو گئے تھے، اور رہ نہستم ہو گئی، ہم کیوں نہ اپنے آپ کو سنبھالیں ہم اپنا محاسبہ کریں

نکار اور آجھے ٹھیں، لوگ خوش ہوں، ہم سے خست کریں، ہم ان کی خدمت کریں، ان کے لئے کام دیں، جو بڑے ہیں کیا تو ملے ہے کوئی اگر کوئی دس رہ پے کا ٹھوٹ کر سب تک اس پر سورہ پیر اور نگائے ادن پر نہیں ملتے ہیں۔

جناب اسپیکر، میرا اپنی کیس ہے جو فیصلہ شدہ ہے، اس وقت میک افسر تھا جو بعد میں اسٹینٹ کمشنر اور یونیورسٹی میں سی بنا۔ اب سکریٹری ہے، میں تم اس کا نہیں لینا پا تھا، میں نے اس کے ساتھ بائیش کیں، بعد میں عدالتی کارروائی کیں جو کام کیا اور گالیاں دیں۔ لیکن کچھ نہ ہوا، اور جانتے وقت فائل بھی کمرئی کیا ہے، میں نے ذمہ کو کوئی خواست دی اگر رز کو اور سب کو کہا، مگر اب تک اس کا کوئی درک شہیں کیا۔ میں نے سب کو کہا کہ خدا کے دامتے کچھ کر دو، کام پر تھاک، ۱۹۷۵ء میں ایک ٹھیکرہ پا تھا افغان سیف اللہ سے چار میل نہردار کی طرف تھا، محکمہ والے کئے ایک یوسف علی چیف الجنرل نما حکومت ایک فیبر تھا، دو ایکین تھے، ایسیں کی اور تھے، اب صاحب تھا بالور فیڈ تھا۔ محمد رین تھا، یہ ساتے لوگ تھے، ہمارا سہردار با غیر میں ایک پر ایک، تھا، اہنہن نے کہا کہ کام زیادہ ہے کچھ اور ڈیا ڈکھ کر دو، ہم نے کہا کہ ہم نے ٹھیکرہ پا تھے مارشل لا، لگ یا ہے، ہم اس سے یہاں پر ایک، ایسیں کے کہا کہ ٹپا ٹپنیں مانگو، جتنا کام تھا، ہم نے ختم کر دیا، مگر جب کام ہو گیا، بعد میں ایک پریس جو ہے میں نے جب کام تک کر دیا تھا تو اس وقت چیف الجنرل نے ملکہ کیا۔ مگر آج تک ایک پریس نہیں دیا گیا ہے وہ پر لعنت اور دینے والے پر ڈبل لعنت چورہ سال تھے مگر ایک پانی نہیں ملی، باقی سب مل لاؤ کر پیس کھائے۔ مگر ایسیں ایک پانی نہیں ملی۔ کہتے ہیں کہ اٹی کر پشن کے پاس گیا ہے ان کے پاس جاؤ اٹی کر پشن دامتے بولتے ہیں کیس جیسا تباہیں ہے، جیسا تباہ دامتے کہتے ہیں کیس ہے، لاہور دامتے کہتے ہیں کہ کیس دالیں گیا ہے اسپیکر صاحب کوئی درک ہی نہیں ہے۔

آخر میں جناب ملکی صاحب کو بولا کر خدا کے دامتے ادا ایسیکر کو ادو ۲۳ اسال ہو گئے ہیں ایک پریس نہیں ملا اور جو یہ رے پاس تھا اس پر لگایا، جس کے پاس جاتا ہوں، مگر اس کا کوئی درک نہیں دیتے۔

یہ جناب اکاٹے ملکوں کی حالت ہے، ہم ایک برداشت کرتے رہیں گے، یہاں تو سکون کی حکومت ہیں بھی ہیں ہوتا تھا، میں نے کہا اگر منظور ہوتا ہے تو منظور کرو، نہیں منظور ہوتا ہے تو نہ منظور کرو، کچھ تو اس کا پتہ دو۔

وَرِزْخُهُ أَنَّهُ سَرِّ الْغُوثِ بِحِسْنٍ يَبْلَافِي
(فَقِه)

اواب زادہ موساہ جو گزی ۔
حالت اور بنت ہے، اگر حالت طحیک ہو جائے، ہمیں جہنم
بین طوال دیہ حالت ایسی کوئی ہے کہ اللہ بتدیل ہو جائے۔

بین آج بتادینا چاہتا ہوں جس نے صحیح مراتقی سے حکومت شکی۔ وہ سہت پے عزت پرستگا، ذلیل و خارہ بوجا
میں اپنی تھری خشم کرتا ہوں۔ شکر ۔

مسرڑی اپیکر ۔ ایران کی کارروائی آرہ گھنٹے کے لئے ملوتوی کی جاتی ہے۔

گیاہے جبکہ درست پر ایوان کی کارروائی آرہ گھنٹے کیلئے ملوتوی کردی گئی
ایران کی کارروائی بچ کرنا منٹ پر زیر صدارت مدتیار رجسٹریشن بوجوڑی اپیکر (بارہ شروع ہوئی) ۔

وزیر قالون پارلیمانی اموالوکل گورنمنٹ رہیاں ہیفا اللرخان پر اچھہ ۔ میں نے اپنے جناب اپیکر،

سائینیوں کی تقریبیں بڑے غور سے سنیں، ہمارے پیٹے سائینیوں نے چہاں ہمیں کوئی کمزوریاں دیکھیں تا اصل نئے نکتہ ہیں کر کے اہمیت بتایا ہے اور یہ ثابت ہے اسے ہات تا کہ عام صاحب کی حکومت جمہوری اصول سے پرستانا یعنی رکھتی ہے، ماش آج حزب اختلاف والے بھی یہاں ہوتے تکہ وہ بھی کچھ کہتے، کچھ نکھل ہیتی کرتے وہ بھی پسے فرائض سماں بجا م رکھتے اور ہم بھی ان سے نادرہ اٹھا سکتے۔ آج دہ بیان نہیں ہیں اور ہم ان کی نکتھی سے محروم ہیں۔ نہادہ فرائض جسے اب تک میرے لپنے ساتھی خود ادا کر رہے ہیں۔

جناب ڈپی اپیکر میں بھبھ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں خصوصاً انڈسٹریز، لوکل گورنمنٹ اور ادائیہ پارلیمانی امور کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کوئٹہ شہر میں کافی عرصہ سے کوئی مخصوصہ بندی نہیں کی گئی جس کی وجہ کوئٹہ شہر میں بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔ پلانگ ایک ایسی چیز ہے جسے آپ گرفت رہے تو کچھ ہوتا ہے اور اس کا نادرہ بھی ہوتا ہے، ورنہ کچھ نہیں۔ اگر کوئٹہ شہر کے اندر منصوبہ بندی کی کسی ہر قسم یعنی اورچار اسال پلے تو آپ آج اک کچھ اور پاتے مخصوصوہ بندی میں جو پیسے سے زیادہ ضروری ہے، وہ ہیں سڑکیں، اس پر محکمہ لوکل گورنمنٹ نے مخصوصہ نیکی کلام بڑے نور شور سے شروع کر دیا ہے جہاں تک کوئٹہ شہر کا تلاق ہے اس کی سڑکیں مکمل ہو رہی ہیں بلکہ

تین نقصانی سے اس کی نالیاں درست کی جا رہی ہیں۔ جو اس روز جو جانی ٹہری مزون بے اور کوڈل بنایا جا رہا ہے کو ششی کی بلنے گئی اور بکھر
املاکہ ٹھن سے شاہراہ رہنا شاہ پیلوی نگکیں کیا جائے جب میں نے اس دنارت کا حلف اٹھایا تو مجھے یہ عروس ہوا کہ کوئی کاپ سے
بڑا مسلسلہ پانی لکھنے پانی کی سخت قلت ہے فہرمال کوئی کے شہری کو اس مسئلہ سے ودھا رہنا پڑتا ہے۔ آتھی ہیں نے یہ دیکھا کہ کافی چوپانی
بیکار پڑے تھے، یعنی وہ پل نہیں، ہے تھے۔ میں مردوی صالح محمد صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ پورا پورا اتفاق دیکھا
یہ کہیں اب پاشی کا ٹھکر مولی صاحب کے پاس ہے اور اگر میرے ساتھ تعاون نہ کرتے تو شاید میں کامیاب نہ ہوتا۔ وکیا مود کا ٹھیک
در بالہ لگ گیا ہے۔ باڑہ مود کا ٹھب، میں بیکار و بارہ لگ گیا ہے۔ ایک ٹھوب دیل کچھی روپر لگا ہاں ایسے ہماری حکومت نے کوئی شہر
کے پانی کو مزید بہتر نہ نے کے لئے بہت رقم کھو ہے انشاء اللہ عز و جل، ۱۹۴۷ء تک آٹھ ٹھوب دیل اور بھی لگ گردیں گے۔ جناب اپنے کر
ہربانی کر کے اپنے بات رکھیں کہ ٹھوب دیل بھلی سے چلتے ہیں، اگر وہ اپنے اہمیں بھلی دے گا تو ہم زین سے پانی نہیں نکال سکتے ہم پر میں
میں ہمارے پاس اس کے ساتھی انتظام نہیں ہے۔ مجھے انہوں نے کہا ہے کہ اپنے راستہ را بکھرنا کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ بھلی ہم نے یہ کے
دہ ہیں۔ جب آپ کی وساطت سے اور اپنے پریس کے وسط ہر فویں کوہ پہنچانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک صوبائی حکومت کا تعلق ہے
اس نے کوئی کسر نہیں اختلاط کی اس وقت یحوب دیل کافی ہیں ان کی سزاوریات کیتے۔ پھر ٹھکر بھلمے گر بھلی نہیں فوجھ صوبائی حکومت بھجے
جیسے ہمارے دینماں تکلیف برداشت کر ہے میں جیسے ہمارے صنعت کا تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔ اس طرح کوئی شہر کے
لگ پانی کی قلت سے دوچار ہیں۔ تکلیف اٹھا ہے ہیں۔ جہاں تک ہنضورہ نہیں، کا تعلق ہے جس کے ساتھ میں نے پہلے فکر کیا تھا
کوئی شہر کا تاؤن پلان ابھی تک نہیں بناد کوئی شہر کے لئے سیوریج سسٹم کا کافی منصوبہ بناد کوئی دیکھیے سفعہ بے بناء کئے
جیں۔ لوکی لگنہنہ کے نگرانے اب اس کملے اٹھتا ہے اپنے بیشیں بنایا۔ نالے سامنے آئے ہیں، ان کو شدہ دیا یہ کہ وہ
کوئی شہر کی سفو بہندی کا بندوں پسند کریں اور انشاء اللہ عز و جل میں پہنچنے والے اذکار میں بھی ہو گا۔ جہاں تک لالہ اُڑے کا
تعلق جب میں پہلی مرتبہ کوئی سڑی پٹی کا گبر ۱۹۶۰ء میں بنایا تو اس سے پہنچنے بھی یہ پروگرام تھا کہ یہاں شہر سے لامی اُڑے اور
چل سیس فروٹ ملکوں کو بھی، نکالنا پا ہے۔ لیکن آج تک یہ نہ ہو سکا۔ اب مجھے یہ خوشی ہوتی ہے کہ آپ کو بتائیں کہ لا کھر دپے سے
نہ کھری دی گئی ہے، جو کہ سریاں بڑے کریب سب سے مجھے سکریٹری خزانے بنایا ہے کہ انہوں نے نیشن بنسکے نزدیک، لا کھر دپے کے قریب
کامنہ دیتے، کیا سے جیسے دہلی ہائیکارائزیون کے الگوں کو پہنچے دے دیتے جائیں کہ جیسے رہ زین شامل ہو جائے کیا یہ کام مکمل ہو جائے گا۔
انشاء اللہ تعالیٰ کوچھ کچھ کام ہجوتی ہے کہ ایعنی دنجر ۱۹۶۰ء کا کس کے ساتھ بکاری پڑی تو کھل جائے ہاں جسے ہاں باتے گا اسی کے ملکوں کا لاری
اڑیا بامہ ہو گا۔ ساتھی دندر کوچھ کام ہجوتی ہے کہ ایک دنجر لے بایا جائیگا اسی اڑی۔ کہ تمہرے شہر میں طوف زین تلاش کی شروع
و دونوں عرضوں پر ہے یہو، یہ کہ کجا پڑی اور کہ اسی دندر کے ہوں گے اسی لسیج ہے ہم۔ زین تلاش کی شروع

جو بھی کوئی نہ ختم ہو جس اے تاکہ صفائی اور دیگر انتہا ہمہ تر ہو سکے ان اندھل پر اسٹور بنا لے جائیں گے ماروہاں پر اچھے طریقے سے اصلاحیہ حالت میں ساہن رکھا جائے گا۔ یہ تین اسٹور بنا سکتے گے۔

ہمے ذریما لیات نے کہے کہ ہم اس سلسلے میں اسے ڈی پی سے آپ کی مد نہیں کر سکتے جب یہ حال کو نہ
آن غرض میں آیا تو انہیں نے فرمایا کہ آپ قرضہ لئی اور اس طرح سے یہ کام کریں کہ بیکوں سے جیسے ہی قرضہ کا انتہا ہمہ کام شروع
کر دیا جائے گا، موجودہ ہول سیل فروٹ مارکیٹ کی جگہ ایک بڑی مارکیٹ بنانی جائے گی جو شہر میں کوئی کھو کر ہیں، یہ ایک
بد ناجائز نظر اتنے انہیں ٹھادا یا ہمارے گا۔ تاکہ شہر کو خلیج بورت بنادیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کھو کرے والوں
کا روز گار مارنا ہے، پہلے ان کو کھو کر والوں کو دکاونی میں منتقل کیا جائے گا اور پھر کوئی کھو ہنستے ہوں گے۔

جناب اپسیکر اکوئی شہر کی آبادی بہت بڑھ بھی ہے، شمال کے طبقہ مری آباد ہے، پشتون آباد ہے، پورہ دیبا
ہے۔ اس طرح سے کمی ایمیل ہے سہ کلی سیمان ہے غرض کوئی کے چاروں طرف شہر بڑھتا ہے، اب یہ کوئی میسپلیٹی کے لئے
میں نہیں رہتا ہے۔ کام اس سے بہت بڑھ گیا ہے، اب ایک اپر و منٹ طرستہ ہو گا۔ اس کی نظمکشیں ہو چکی ہے، اس کا
پہلا چیز ہے بنا ڈھنہ کریں کوئی کوئی گد منٹ ہے۔ بیاس طرح سے کام کر یجی بھی کراچی میں کے ڈی لے، جیسے لاہور میں لائے
اپر و منٹ ٹرست ہے اسی طرح کوئی کوئی کوئی گد منٹ ٹرست ہے جسے کوئی کوئی کوئی غرض ہر قسم کی ہمہت ہیا
کی جائے گی اور اس اپر و منٹ ٹرست کے نیچے بلانگ و نگ داڑسپلانی دیگر ہو گی۔ در ان لوگوں کو یہ سہیات ہیتاں کی جا سکیں گی
جس طرح کراچی کے اندر کراچی کا پورہ ٹرست ہے، اور باہر ہوئی سپلیٹری ہیں اور پھر جائی گیوں کوئی جو کام لگت داۓ مکان اور
سیناٹ سے ماؤن کا تعلق ہے، میں آپ کی توجہ جلب اپسیکر سالانہ ترقیاتی پروگرام کی طرف دلانا پاہنچا ہوں اور اس کے لئے ڈی لے،
یرجوبیں ۲۰ لاکھ روپریکٹ گڈیں اور سیناٹ ماؤن کوئی جیلے ملدا کر، ہزار روپریکٹ کے گئے تھے پچھلے سال کم لگت ہے مکاؤں پر الگ بیٹھ خیچ کیا
تھا، اسی طرح ہے، سہر ہو گا، کوئی نظر ہا اس نہ تھی تباہ ہوں اس طرح کوئی سلسلہ ماؤن کیلئے ممکن نہیں رکھتے تھے اور کم لگت دلے مکاؤں کیلئے کوئی
ٹرست نہیں تھا، الائچے نہیں تھے، نیا بنا دا لائی کر کھالا ہے، بہ نکشہ ماؤن منڑو ایک کمیسیل کے بعد جو لوگ
گد منٹ کو دے دیا گیا ہے۔ اور میں آپ کو لفظیں دلائی ہوں کہ اس پتیر فند کام کیا جائے گا، اور یہ کام کوئی اپر و منٹ ٹرست کے
حکمت کیا جائے گا۔

میں آپ سے الفاظ کرتا ہوں کہ کوئی شہر میں مکاؤں کی سخت قلت ہے، سہیں کم لگت داۓ مکاؤں کی

سخت طرفت ہے۔ بھیں سیٹل اسٹاٹ مانڈن کی سخت طرفت ہے۔ انشاء اللہ تم جمعتہ بیرون فارکم کوئی سطح جز دش کے لئے بھی زین کھینچے اور یخ پر پوشش
ڈالنے لوگوں کی وجہ بھی زین رکھیں گے۔ شہریوں کے بھی زینیں رکھیں گے۔ مختلف اسکیں تیار ہوں گی۔ بعض الیسی ہوں گی
جس میں ہم ٹرک نہ کر دیں گے۔ ایساں بناؤ کر دیں گے۔ زین ٹکپ کر دیں گے۔ بھی کام اتنا کر دیں گے اور لوگ مکان خود تیر
کریں گے، دوسری سیکم کے تحت مکان ہم خود بنائیں گے، ادا ان کو آگے دے دیں گے سکریٹری سائب اول گورنمنٹ، غفاری
کراچی جائیں گے کے۔ جو اے کا طلاقی کار دسکھیں گے، اور پھر کوئی زین بھی اس کے مطابق کام ہو گا دغرو ہے تھیں آفیں)

جانب اسپیکر۔ میں نے ایک دو ماہ پیشتر پسیں کافروں میں اعلان کیا تھا کہ صوبہ پنجپان میں ایک یونیٹ پیش ہے جس
چلتے ہیں کہ اور بھی میونسلیشن قائم ہوں، لوکل گورنمنٹ چہ میونسلیشن کو لئے کام ادا کیا ہو لہے جناب اسپیکر، آپ کو تپہ پہاڑ
کے اس سلسے میں ایک بھی پیش ہوا تھا۔ پیشے قانون کے مطابق تو میں نہار کی آبادی کے لئے ایک یونیٹ بن سکتی تھی۔ ہم اس
میں ہم زیم لائے ہیں کہ ہر ۱۰ نسلی آبادی تک کوئی یونیٹ کا سیٹیں رہے سکتے ہیں۔ اصلی نے اس میں کو پاس کر دیا ہے اور
اے گورنر کے پاس لیا ہو رہے ہے ایک مکمل ایکٹ ہو جاتے ہم نے فی الحال سچا ہے کہ فورت نشید میں، سور الائی پین، گوادر، بیسی
وستہ نور، یونیٹ کی قائم کیتی، اور افتادہ اللہ، و میں کام کرنا شروع کر دیں گے۔ یونیٹ بنانے کا مقصد یہ تھا کہ صرف
اس ہمارے میں عبوری طرز عمل کو زیادہ سے زیادہ سفر دش دیا جائے۔ جب یونیٹ بن جائے گی تو عوامی نمائندے اس کے ممبر ہونے
اور یہ نمائندے انتخاب کے ذریعے من منتخب ہو کر آئیں گے اور اپنے شہریوں کی خدمت کر سکیں گے۔ اسی طرح ہمارے کچھ نادوں
ہیں، شہریں، ان کو ترقی دین بڑا لام ہے، فی الحال یونیٹ نہیں کیا گیا ہے کہ کتنے شہروں کو نادوں کیتیں ہیں تبدیل کیا جائیں گے ہم فیصلہ
کر ہے ہیں کہ کتنے شہروں کو نادوں کیتیں ہیں تبدیل کیا جائے۔ وہ چاہے ۴ ہوں یا ۹ ہوں۔ مگر بعض شہروں کو ہم نادوں کیتیں ہیں
تبدیل کر رہے ہیں۔

جہاں تک پہنچنے کے پانی کا اذلان ہے، میں پہنچنے بھی عرض کر کے ہوں کہ بعض ایسے شبے سمجھی ہیں ایساں لوکل گورنمنٹ کا بھی
تعلیم ہوتا ہے اور اس کے ساتھ درس سے ملکے بھجوئے ہیں۔ اس طبق پہنچنے کے پانی کا اعلان ہے تو یہ لوکل گورنمنٹ کا ارض ہے کہ
وہ شہریوں کو اور بڑے گاؤں کے لوگوں کو پہنچنے کا پانی جیتا کریں۔ مگر جہاں تک اسکیم کو ملکی جامد پہنچانے کا تعلق ہے تو وہ پہنچ کم
سہیتہ تکمکم کا کام ہے۔ اور اس میکم کے ذریعہ ایسا کام کرنے کے لئے بہت رقم کی گئی ہے، ۷۲ لاکھ اور ۳۳ نہار
کی رقم کی گئی ہے، اور اسی لاکھ روپیکا رقم اور ہے، اس طرح سے کل ایک کروڑ ۱۵ لاکھ اور ۳۳ نہار کی رقم کی گئی ہے،
جس میں سے ۳۰ لاکھ روپے کی رقم کو ٹھہر کر لئے ہے اور باقی دوسرے شہروں کے لئے رکھا گئا ہے اور ماڑہ شہر کیلئے

آجیا بیر سے بھائی صاحب صاحب نے کہا تھا کہ مکران کے لئے کوئی نیند و لبست نہیں کیا جادہ تا لچونکہ وہ اب ہیاں پر تشریف نہیں رکھتے ہیں ہیں، پر... ہیں ان کا جہد لانا چاہتا ہوں کہ وارڈ پسالا ایکم اور اٹھ کے لئے ۷۰ لاکھ روپے کے لئے گھنٹے ہیں، اور افادہ شہر مکران قلعے ضلع میں، دویں کیسے کھنٹھیں (تایاں) اس طرح فورٹ نڈیم، جلی آباد اسٹم زی، خان پور، لوئی اگو شہر لہری، پیل ڈیر، گندھوڑ، بیکچن، ابڑا، فلورنڈ کندھ کوٹا اور اس کے حلاقوں کی شہر ہی شناختاں میں ہائے اور خلافات کے لئے بھی رقومات کی گئی ہیں۔

اٹھ، تھا ان پر کام ہو گا، رگز اور بھی منگوئے گئے ہیں اور میں ملے میں اپنے ایگلیشن والے بہتر تباشکتے ہیں کہ یہاں کیا کام ہو رہے ہیں۔ جیسے ہی رگز پہنچ جائیں گے، یہ کام صحیح ہو گیا تو یہ کام مکمل ہو جائیں گے، مگر ساتھ ہی ساتھ ہیں عرض کر دوں کہ لکھ لگوئیں کے محکمے ایک ایڈیٹلائزٹ راشٹھاں بھی اخیذ ہوں میں دیہے، یہ نکھر ہے کہ پاکستان میں ایک یادو فرم یہاں بھی ہیں جو کہ ٹھیک پر بھی ٹھیک دیں لگاتی ہیں، ہہنے ان کو بھی دعوی کیا ہے، میں آپ کے ذریعے اور پسی کے ذریعے کہ دنیا چاہتا ہوں کا ایسی فرم ہو کو ہم حکومت دیتے ہیں کہ کوکل گوئیں کے محکمے میں اپنے شہنشہ دیں، تاکہم یہ کام بچپنا ہے میں تیری کے ساتھ کر سکیں۔ اونچوں کوپیٹی کا پانی فراہم کر سکیں۔

جناب اسپیکر! اب میں پیلپز دکس پر ڈگرام کی طرف آتا ہوں جناب پیلپز دکس پر ڈگرام میں پہنچے ہیں اے۔ دی۔ بی کی طرف آپ کی توجہ دلائی پاتا ہوں۔ اس کے دو حصے ہیں، ایک ہے انھر کوڈ روپیل ڈیوپنٹ پر ڈگرام اور دوسرا ہے پیلپز دکس پر ڈگرام۔ اس کے متعلق ذکر نہیں ہے میں آپکو حق کو ٹھیک کر دیاں میں ہاتھے ختم گوئی صاحب چند دن ہوئے ہیں تشریف لائے تھے اور

انہوں نے تقریر کی اور فرمایا کہ وہ چاہتے ہیں کہ صوبائی حکومت آئین کے مطابق اپنے اختیارات سے کامے۔ میں تو سبھا ہوں کہ موجودہ حکومت کا سوال و جواب یکم جزو، ۱۹۷۴ء میں ہو سکتا ہے۔ اس سے پہنچے ہیں (تایاں) مجھے پہنچے ہے کہ پچھلے سال تینی قائموں کے لئے ستہ و کوڈ روپے سنتا مرتیم رکھی تھی تھی۔ مگر دیگر ۱۹۷۳ء میں تقریباً چھ ماہ پہنچے ستہ و کوڈ روپے میں سے صرف، لاکھ روپے خرچ کے گئے تھے۔ اس کے ذریعہ میں ہو سکتے۔ اور نہیں، اس کا جواب جسے سکتے ہیں (تایاں)، آپ کی باشیں

یہ تواب دیزیر مالیات یا دیزیر اعلیٰ صاحب ہی بتا سکتے ہیں کہ مرتیم کمال خرچ ہوئی اور اس نے تو ۵ افروری ۱۹۷۴ء کو حلف اتحاد یافت اور میں اس کے بعد کالا ہی زمزدہ ہو سکتا ہوں تاکہم میں عرض کر دوں کہ پیلپز دکس پر ڈگرام کے لئے اس سال، ۵ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں، جو بالکل ناکافی ہیں۔ میں نے اعتراض بھی کیا ہے، اور اس ملے میں دیزیر خزانے سے بھی لڑا ہوں اور دیزیر اعلیٰ صاحب سے بھی۔ بھری لڑائی ہو چکی ہے، اس ملے میں بعض دیگر دیزراوے نے بھی بیرسا تھا دیا۔ مگر ہمارے مقام دیزیر مالیات کی بھی مجبوریاں ہیں اور راہنمہ نہ بھے بہت کم راست دی ہے صرف پچاس لاکھ روپے دیتے ہیں، اب میں عجیب ہو گیا ہوں کہیں دیزراوے کی کوئی نیں معاملہ پیش کروں، کہ انفرادی اسکیں کو ختم کر دیا جائے۔ یا تو آپ مجھے رقم زیادہ دیں تو یہ انفرادی اسکیں بھی چاری رکھ سکتا ہوں۔ ورنہ مجبور ہوں کہ ایک جملی اقراری اسکیم ہے اس کے ذریعے۔ صرف اجتماعی اسکیوں کے اور چرشنڈ چ کیا جائے (تایاں)

اب میں مسلم وزیر کی کاریں ہیں پیش ہو گا اور وہ جو سبی فیصلہ کریں گے۔ اس کے مطابق کام کیا جائے گا: اب پہلے درس پر دو گرام میں ۵۰ لائلہ روپے ہیں اور موبے کے ۱۲ احتساب ہیں۔ میں کہاں کہاں حشر پر کوں گا، کتنی کھتی قسم دوں گا۔ (آپ کی باتیں) انکلید روول ڈیوبلینٹ کے نئے صفتہ اللہ روپے دیتے کئے ہیں۔ وہ تو صفتہ تھا ہوں کے لئے ہر سکنی ہے۔ انہوں نے نہر کو کھوئے ہیں۔ اور یہی پسندہ لاکھ روپوں میں کیا کیا کام کر دی گا، میرے محترم دوستوں آپ لوگوں نے اپنی تقریروں میں ذکر کی ہے کہ نہیں ہوا، وہ نہیں ہوا۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کر دی کرہا لائلہ روپے مجھے دیتے گئے رہیں، میں کیا کر دیا گا، اور مالخ ساختہ میرے محترم دوست محمود صاحب نے کہا ہے کہ گلتان میں بھی ایک کرکوہ نہ، اور محترم اندرجان کھیران نے بھی کہا ہے کہ بھگادیں کھو دیں اور اپنے وزیر والیات صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ مٹھری میں بھی ہونا چاہیے۔ میں تیار ہوں، مگر مجھے آپ چو لاکھ روپے اور دیہیں یہ یعنی مرزا بھی کھول دیتا ہوں (آپ کی باتیں) میں بالکل تیار ہوں، مگر براۓ ہمراں بھی پیشہ تھیا کر دیں، جناب اسپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کجھی میں نے پہلے سمجھی کہا ہے، پچھلے وقت کے ذردار نہیں ہیں اور خدا من نہیں ہیں، اس لئے پچھلے دعویٰ کام پکھ نہیں کہ سکتے، مجھے آپ کو بتانے میں یار خوشی ہے کہ ساڑھے تین مہینوں میں پہلے درس پر دو گرام کے تحت ۲۴۳ لائلہ اور سالخود پر کی لرستم خرچ کر دی گئی ہے۔ آپ ان لانہ لگائیں کہ ۲۲۔ ۱۹۔ ۲۰، میں صفائی بجٹ میں سمجھی حشر پر نہیں ہوتا خدا اس میں سے کل، لائلہ اور ۲۹۹ نہار صیغہ خرچ ہوتے تھے۔ اب ہم نے اس میں ۲۲ لائلہ ہتر ہزار روپے خرچ کئے ہیں (تالیماں)

۲۹۹ نہار میں کل ۲۲ ہزار روپے خرچ ہوتے اور اب تک یعنی ۱۹۶۰ء تک کامپریگرام بتارہ ہوں گئے ہیں میرے پاس مکمل اعداد و شمار نہیں ہیں، میں نے منگوائے ہیں۔ تو ۲۰۰۰۔ ۲۰۰۰ میں ۲۲ لائلہ ہزار روپے خرچ ہوتے۔ احمدیہ امناف سالی ۲۰۰۰ میں ہوا ہے، اور کل لرستم ۲۲ لائلہ، ۲۰ ہزار روپے بنتی ہے، میرے پاس مکمل اعداد و شمار ہیں اور میں دلار تفصیل بھی موجود ہے کوٹیٹھیں ضلع کے بلے میں عرض کروں کیونکہ میرے بھائی محمود صاحب یہاں موجود ہیں، ان کو شاید گلہ زہر تو میں عرض کروں گا کہ ۲۰۰۰ میں ایک کوڑی بھی خرچ نہیں ہوئی تھی اور ۲۰۰۰۔ ۲۰۰۰ میں صرف کوٹیٹھیں ضلع میں ایک لائلہ ۱۰ ہزار روپے خرچ کئے تھے اور اس طرح ۲۰۰۰۔ ۲۰۰۰ میں بھی ایک کوڑی خرچ نہیں ہوئی تھی، اب اسی میں ۲۲ لائلہ استحکام ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں (تالیماں) اس طرح میرے پاس ہر سال کی تفصیل وجود ہے، مکران کے مختلف عرض کرتا ہوں وہاں ۲۰۰۰۔ ۲۰۰۰ میں ۲۲ لائلہ ۸۰ ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں۔ تو انش اللہ جب اگلی دندو مطالبات آئیں گے لایں ہر ایک چیز کی تفصیل بتا دیں گا، اور ان کی تسلی کر دیں گا، میرا ریکارڈ مکمل ہے۔ اور یہی تیار ہوں (تالیماں)

جناب اسپیکر، اس کے علاوہ میرے لئے محترم دوست جناب صابر اور جناب خود میٹی اسپیکر، مکران کے مختلف

اپ کو بڑی دلچسپی ہے۔ اب لاکھ روپے ہم نے کاریزوں کے لئے دیا ہے۔ مگر ان میں جس جدا کاربینا درست کاریزہ بھی شامل ہے۔ یہ وزیر اعلیٰ صاحبیت اپنے فنڈ سے منظوری دی ہے، میں ان کا بلا مشکور ہوں۔

مسٹر محمود خالد ایم ٹکنی بی۔ اپنے فنڈ کا مطلب کیا ہے۔

میال سلیف اللہ خالد ایم ٹکنی اپنے فنڈ کا مطلب یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ بھی کچھ فنڈ رکھا جاتا ہے۔ پچھلے سال ۲۵ لاکھ روپے تھا، اس کے علاوہ ۱۰ لاکھ روپے ہم نے مری بھٹی ایجنسی کے لئے دے دیئے تھے۔ پولیٹکل ایجنسٹ کے حوالے کر دیئے تھے اس نے پر کرے۔ اس پر سے ملکیت کو ہم ختم ہیں گے شارٹ کٹ استعمال کریں گے۔ اب وہ غرض کرے۔ اب اس سے میں پوچھوں گا، کیونکہ اسی تک دہ ایجنسی اپنا کام شروع کرہی ہے۔ اس پر گم گلا نہیں کر سکتے۔ اس کو کچھ وقت چاہیے۔ تاہم ہماری حرف سے کوئی کوئی نہیں ہوگی۔ پسندہ لاکھ روپے ہم نے پہلے کس پروگرام کے لئے دیے ہیں۔ بگاڑ خاسان کے لئے ہم نے پانچ لاکھ روپے دیے ہم نیز تم بھی پولیٹکل ایجنسٹ کے حوالے کر دی ہے کہ پسندہ درکس کے تحت ان کو حشر پچ کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اسی ملٹی ہمارے بلوجپتان میں ہرف ایک واحد شہر ہے، ہل سٹیشن زیارت مادرن اسی کو سہر نیلنے کے لئے پہنچ کے پارک کیلئے، اس کی سڑکیں ٹھیک کرنے کیلئے، پانی کا تنعام ٹھیک کرنے کے لئے، شہر کے بھلی گھوکو ٹھیک کرنے کیلئے کافی رقم ہم نے ترقی کیے۔ وہ بھی جیسے وزیر اعلیٰ کمپیوٹ لینا پاہتے ہیں، کیونکہ انہوں نے یہ قسم اپنے فنڈ سے فراہم کی ہے، میں ان کا مذاہنگ کروں اور نیافت کے لوگوں کی طرف سے کیدنکریہ واحد ہل سٹیشن ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اجیاں تک مربوط دریجی ترقیاتی پروگرام کا تعلق ہے، میں عرض کروں گا کہ پہلے جو یہ حکم دیا، اس کا سکرٹری لکھنؤ گورنمنٹ سکرٹری اور ایجوکیشن کا سکرٹری ایک تھا۔ اس کے ملتوں جو دشوار یاں تھیں میں نے پہلے ذکر کر دیا ہے کو جزوی ۱۹۴۷ء سے پہلے کا سوال جواب کم ازکم میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ اس کا جواب وزیر وہ سے لیا جائے۔ جیسے وہ بے بعثت ہے۔ تاہم ہمہ دی سکوست نے یہ خبر میں کیا کہ اس حکم کو زیادہ ترقی دیجی چاہیے۔ چنانچہ لوکن گورنمنٹ کو عہد دیتی سکرٹری اور سکرٹری اور ڈپٹی سکرٹری ہے اور سچر حکم کو لوکن گورنمنٹ میں ہم نے اس شبجے کو دھرمود میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ خدا سمجھ رہا ہے کہ ہم نے علمیہ کو دیا ہے، اور ڈاٹ ایجوکیشن مربوط دریجی ترقیاتی پروگرام کو علیحدہ کر دیا ہے۔ جہاں تک

مراد اور بھی ترتیباتی پروگرام کا لعلہ ہے، میں عرف کر دوں کہ اس میں ہمارے قائدِ عام جناب ذوالفقار علیہ السلام بے مد و بھی
لے رہے ہیں کہ اس کو ترقی تدی جائے تیر مختاری سے کام کیا جائے۔ میں وزیر خزانہ سے درخاست کر دوں گا کہ یہ جو پندرہ لاکھ روپے دیے شئے
ہیں۔ یہ ناکافی ہیں۔ اس میں بھجھ کچھ دسکتے ہیں ضرور کریں گے۔ مگر ہر بانی کے ہمچنان ازکم۔ ۵ لاکھ روپے اور دیسیں، یہ بہت
خوبی چیز ہے۔ اس سے کاشت کاروں کو فائدہ ہے اس سے غریب ہوم کو فائدہ ہوتا ہے یہ بہت چھپڑے اس میں وزیراعظم سا سبب ہے
دیسیں، لیکن اس میں وقتم کا افادہ کر دیں کیونکہ ہارے پروگرام صحیح فائدہ مندرجہ آمیں۔

وزیر صحت مولوی محمد حسن شاہ) ہو رہے ہیں۔ آپ شاید ناراض ہوں گے، ملکیں آپ نے سب کو
خوش کیا ہے، مجھے خوش نہیں کیا۔

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور و لوگوں کو رکھنے والے: میں ان کا بڑا احراام کرتا ہوں، اور جہاں تک خوش کرنے
کا لعلہ ہے، میں ان کو بڑا خوش کرنے کی کوشش بھی کرتا ہوں جن چزوں کے متعلق انہوں نے ذکر کیا ہے وہ بھکر لوگوں کو رکھنے کے
متعلق مبنیں ہیں اور شیعہ، اور سنی، اور مذکور ہوئے عرض کروں کیم۔ مربوط ادیبی ترقیاتی پروگرام بنارہے ہیں، اس کے ساتھ
ہمارہ تائینہ کا بعلقہ ہے اسکو ہم نے پڑھی ترجیح دیتے ہیں، سنا کرنا تائیں ہے پھر کہ مدد کی داداں اس کے بھجوں کے کامنے میں بھی سفر کرنا کام ہے۔
ڈبل کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے، مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ ڈبل کے فرماں کو ہمیکا اسلام کیا ہے، اور یہ درود پیشی کیلئے دیا جائے
(تائیاں) بشرطیکہ ذریثہ نہ ہو بہت سُنک کر رہے ہیں۔ کچھ مل دیجے۔ قوم مال آگے فرماں کرئیجے۔ پولیسی فارم کو ہم ترجیح دیتا
چاہتے ہیں۔ پہنچنے کا پانی انسانوں کے لئے تو لوگوں کو رکھنے اسلام کہہتی ہے، مگر ساختہ ساختہ جا لوزوں کے لئے بھیوں کیلئے اور راتی
مال ملکیوں کیلئے بھی پانی اور خداک کا انتظام کرے گی۔ تعلیم بالفان بھیں کھلیے چاند تارا کلب اسی طرح ہم نہیں بھیکو اور لفاقت یہ داد
نیکی پر ہیں جو ڈبل ایجنٹ بناتے ہیں۔ شاید قدمیاں کے بعد ان کے نام بدل ہوئے گئے ہیں ان کو میں نے لکھا ہے کہ آپ ہر بانی کر کے
درکشاپ کو یعنی کم از کم دوچار درکشاپیں صوبے میں ہو جائیں تاکہ زندگی اور دل کو تکلیف نہ ہو۔ ساختہ ساختہ رہت کا جو معاملہ ہے، ابجاہے
اس کے کہ رہت ہم باہر سے نہ کوئی ہم خود بنائیں۔ اس پروگرام کے سخت بناۓ جائیں گے ہم یہ پاہتے ہیں اب میں آپ کو ایک اور
چھوٹی سی بات بتا دوں گا میں ہم نے جو ہر ستم فرچ کی ہے اور اپنے سائب سے کی پہنچ ہاٹے پا اس اتنا پیسہ نہیں ہے، رہت کیلئے
وہ ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح ہم نے تعلیم بالفان کیلئے ایک مکان میں گیارہ ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔ اس طرح ہم جو تحریکی
بہت رقم تکچھ کر سکتے ہیں کر رہے ہیں، مشرُوف چیز پسیکر میں آپ کے وسط سے درخاست کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ہر زیر پیسے دیں۔ یہ بڑا ضروری
کام ہے یہ پندرہ لاکھ روپے کچھ نہیں ہیں۔ کم از کم جھپٹے لاکھ روپے اور دیسیں جو تین مرکز آپ نے کہے ہیں، وہ تکمیل دون

۳۹

وزیر ہائز و پارلیمنٹ امر و لورڈ میں احمد خاں (مسان مسیف، الٹھہ دہلی) (۱۷)

مربوط ہی ترقیاتی پروگرام کے لئے ایک اکٹیلی ہے، میں اخراج کرنے والوں کا اس خواجہ تک پہنچنے کیا۔ اس لئے میں نے اس کے مستش فڈائیکٹر کو علیحدہ کیا۔ سپلائی کو رس ہوتا ہے۔ جتنے بھی لوگوں کو رہنمائی کے استفتہ ڈائیکٹر ہیں، مرکزی بھروسہ ہیں۔ میں نے ایک کم دیا ہے کہ دیکڑس اُندھوں۔ دوسرے شارٹ کورس میں ہم اخیزی سندھ لاہور اور لیہاں گے۔ وہ شاہد اور مطالعہ کریں گے کہ کس طرح سے وہ لوگ اپنے عوام کی خدمت کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ بھی سمجھیں۔

جناب اسپیکر! استفتہ ڈائیکٹر کو لوگ بھروسہ ہے، ان کے لئے ہائی کوریکٹیشن کے لوگ اور قابل لوگ سکھوں میں بھوٹ ہو لوگ کام نہیں کرتے۔ یا کم تعلیم یافتہ ہیں۔ ان کے لئے بھوٹ ہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے، انھیں کو کہا کرنا پڑتے گا مادری حکومت کو یقین دلانا پڑتے گا کہ وہ اتنا اہل ہیں کہ مرکزی بینجمن سکیں۔ وہ میں آج اس ہاؤس کے غور پر اعلان کر رہا ہوں، وہ بالکل حاصل ہیں اس طرح سے کچھ دیکھ نہ ہو سکی ہے ہیں، ان کو بھی تعیناتی بکھم جوانی تک ہو جائے گی۔ ان کو بھی یہ کورس پاس کرنا پڑے گا، ہماری حکومت کو یقین دلانا پڑے گا کہ وہ اس اہل ہیں اور قابل ہیں کہ مرکزی بینجمن کام سنبھال سکیں۔

جناب اسپیکر! قبل اس کے کہیں کچھ صفت کے بارے عرض کر دیں، ہمارے دستوں نے جن میں مولیٰ محمد بن شاہ، صلاح محمد صاحب نے تقریبیں ایک چیز جس کے متعلق بہت کہا گیا ہے وہ اسلامی قانون کو تحریک دینے کے لئے اسلامی قانون اور شرکتیت کے متعلق کہلے، الحمد للہ ہم بہت سلطان ہیں۔ ہم اسلامی قانون کو تحریک کرنے والے اسلامی قانون کے لئے بلاسیکل نے روپورٹ بنائی ہے اور اس حکومت نواس پر غور خوض کیا۔ میں اس سلسلہ میں عرض کرتا ہوں ہمارے علماء صادقان بھی بیٹھے ہیں اور تمام ان اضلاع سے معزز مہمان بیٹھے ہوئے ہیں، ان مسئلے پر ہماری صوبائی حکومت نے غور خوض کیا۔ اور پیدافاقی حکومت کو بھیج دیا ہے، کیونکہ تو یہ میں دری قالان نافذ کر سکتی ہے۔ ہمیں خوشی بھے کر ہم نے پرپلز بنا دیا ہے اور پرپلز دنیا قیامت کو بھیج دیا ہے۔ اور اس سلسلے میں ہم مجاز نہیں ہیں، اجب تک ان کی اجازت نہ آہے، اگر منظوری دیکھی تو ہم نافذ کریں گے۔ اور یقدم لبقہم نافذ کریں گے۔ کیونکہ یہ پیزیں قدم لبقہم نافذ کرنے والی ہوتی ہیں۔ ہم قلات کی طرح شرعی قوانین نافذ کرنے کیلئے سوچ رہے ہیں، اور ہم تیار ہیں، اس کے متعلق کل جناب چیف منٹر اپنی تقریبی پوری طرح سے بتا سکیں گے میں ان سے عرض کر دیں گا کہ وہ اس باسے میں تفصیل سے بتائیں، جہاں تک میرا تعلق ہے۔ ہم وزیر قانون و پارلیمنٹ امور ہیں اس کا ذکر کرنا شروعی سمجھنا تھا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم صحیح طریقہ سے شریعت کے قانون لے لیں اور پہلے سماں نوں کا مطالعہ ہے اور ہماری حکومت کا ہے، معزز ممبر صادقان اپنے حلقة نیابت کی ترجیحی کرتے ہیں، اور اپنے حلقات کے متعلق صحیح جانتے ہیں۔ ہم نے اس عوام کی خواہشات کو ملت نظر کرنا ہے۔

جذب اپنیکر۔ اب میں صفت کے متعلق عرض کروں گا۔ صفت دوستم کی ہوتی ہیں ایک بخاری عنعت ۲۔ اسماں سین
اندرشی کہار سے مولفی صاحبان خود انگریزی بولتے ہیں مجھے بھی اجازت دیں گے کہیں تھوڑی تھوڑی انگریزی بولوں۔ آپ کو
بتا دوں کہ ہماری سکرمت نے چھ فرموں کو آئیں پر اسپینگ فرموں کی تو ابھاشن سٹیکٹ نے کے تیل کی تلاش کے لئے لائسنس
دیتے ہیں (دیہرہ سیر) ان چھ فرموں میں ایم کو پاکستان ۲۔ پیروں میک گرڈ کار پرشن ۲۔ پیسیر گرل آف یواں میں اسے ۲۔ آنڈیش
آئیں کہنی آف یواں میں اسے ۵۔ مکری اریمن آئیں کہنی یور کے۔ اریمن پرولیم یہ تمام فرمی شامل ہیں اور ہم نے اہنہار ۲۰۵۳
مرلب میں کے علاقے کیتے تو ابھاشن سٹیکٹ دیا ہوا ہے، وہاں پتیل کی تلاش کام جاری ہے، حالانکہ ایں ہماری اپنی پاکستان
کی دو فرمیں پاکستان پرولیم کو سالانہ ۱۰۰ میل کا علاقہ اور آئیں ایمیڈ گیس ڈیلینٹ کالیپرشن کو ۶۲۳۰ میل کا علاقہ دیا گی
ہے۔ ہماری کوشش ہے اور اگر ہمیں نہ ہو، اللہ تعالیٰ ملت بلحضاں کا صوبہ جو سب سے پچھے ہے۔ صوبہ پاکستان میں دو سے سو بونی
تے آگے ہوگا۔ (نعرہ ہے تختین دافرن)

ہم نے کام کرنا ہے، ہم نے خام کی خدمت کرتی ہے، بالآخر جو سرخاپر ہے، خاص ہم پر ضرور راضی ہو گا۔ خدا ہمیں ضرور تھے
دے گا۔ جس سے صفت اس صوبہ کے عوام فائدہ اٹھائیں گے بلکہ تمام پاکستان کے عوام فائدہ اٹھائیں گے۔ آذیں مولیٰ صاحب
دعا کلائیں گے۔ انشاء اللہ۔

اس طرح سے پین گرڈنگ سینٹ میونیکیچر گرگ پلانٹ لگانے کی اسکم ہے۔ یہ بھی سے ۲۰۲۰ میل درہے اس پلانٹ میں
ہزار سینٹ روڑ ادیبا ہو گا۔ یہ سبی سے نزدیک ہے لوگ مدد کرتے جاتے ہیں، اس میں چونا سالانہ چار لاکھ ٹن حشر چیزیں گا۔ ایک
خاس دوستم کی بھی رکھے، ۹۰۰ ہزار ٹن استعمال ہو گی کوئی مچھ اور آب گم سے، ہزار ٹن استعمال ہو گا کوئی مچھ اور آب گم سے، ہزار ٹن استعمال
ہو گا سینٹ کلبرنے کے لئے (بیجہ)، یعنی بعد یاں ۱۰ لاکھ، ہزار ۱۰۰ میل میں پرانے گی افتادس پلانٹ پر کل خرچ ۱۰ کروڑ، لاکھ روپے ایسی
جس میں ہمارے دوست اہم سے پروردی ملک ایران نے کا کرد ۱۰ کروڑ لکھ روپے دینے کا وعدہ کیا ہے، اور ہمارا اپنا ۹ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے
خرچ بتا ہے اور یہ اس طرح سے یہ مکن ہو گا۔ آپ نے اخبار میں پڑھا ہو گا کہ میں سنایا ہاں جانہ ہے ایہ نے نار آمن سے رالمد
گیا ہوا ہے۔ میں نے پاکستان کے سیفر کو کہا ہے جب مناسب وقت ہو گا میں جائیں گا۔ میں ان کے خط کا انتظام کر دیا ہوں۔
جب وقت صحیح ہو گا تو میں جاؤں گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ میں پروگرام کے مایا تی پیلوں کو مکمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ احمد

یہ کارخانہ ہر سال ۰ ہزار ۳۵ سویں ایران کو بہتر کریج گا جس سے زر بنا دادا اور کم از کم بیلیش آف ٹریننگ پاکستان اور ایران سے دریافت مصحح ہو جائے گا۔ اسی طرح جاپان کی ایک فرم، میٹرو دیسی دی اس کی باتیں ہذا عوز سے سیئن چھار آپ ہوا کوام کو کیا تباہی گی۔ آپ نے بھی اپنے اپنے طرفیں میں لوگوں کو بتانا ہے، ابھی تو ہستکچ سین گاپ لوگ کیا ہو رہا ہے۔ سی دش ایک کارپوریشن ہے اور ہستکچ فرم ہے، اس کے ساتھیں کو ایک سہت بڑا کارخانہ رکھنے کا ضرور ہے جو کہ سالانہ ۲۰ لاکھ سینیٹ تیار کرے گا۔ اس کا رکھنے کو گذرا فی کے تریب لگایا جائے گا، اور اس کا تمہاری سینیٹ بنا دی کیا جائے گا۔ تاکہ ہم یہ ثابت کر دیں کہ زر بنا دار کوئی نہیں ہے اور صوبوں سے پچھے نہیں ہے اس کی اپنی بھی ہو گی گذرا فی پر جہازوں کا اپنا انتظام ہو گا جمال آتا رہے گا اور چھوٹے گا، اس لئے ہماری مرکزی حکومت جاپانی حکومت کے ساتھ بات چیت کر رہی ہے اور جب یہ پوکام آخری سکھ اختیا۔ کیجیا تو کام شروع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ کوئی طیارہ میں بھی پیشہ انتہائی کے ذریعہ ہم یہ لگائے ہیں جس کے متعلق یہ پوچھو گوئی کروں گا جناب اس پیکرا س کارخانے کی پیداوار ۰ ہزار ۳۵ سالانہ ہو گی، اس پر ۸ لاکھ ۰ ہزار روپیے کی لاگت آتے گی اور انہیں چھزار ۳۵ سو فن تیل کا خرچ آتے گا۔ اس کو ہم انشاء اللہ ایک سال میں تیار کر دیں گے۔ ہم نے اس کا عرصہ اس لئے بیار کھہتے تاریخی کسی ساتھی کو اس پر نگذہ چینی کا منتع زمیں سے بھی جلدی یہ جانتے، اور انشاء اللہ یعنی بنے گا۔

اس کے لئے PREF ENGINEERING پریم ڈیلپیٹ اختری نے مکمل کر لیا ہے الکٹرولائزر خربیا جو چکا ہے اور دین کو ہزار ۳۵ سالانہ شریائی سیٹ کو ہو گئی ہے اور یہ وہ جنین ایکٹپیٹ پریم ہے جو خربیا جا دیکھا ہے پرانی اور زمین کا انتظام کر دیکھیے اور اس پر دین کے کام شروع ہو گئے اور غیر قابل انتہاء فریہ پر یاد شروع کر دے گا۔ جیسے کہیں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے میں اپنے فرمان کی انجام دی ہیں کوتای کروں گا، اگر یہ ذکر کوں کر کر اچیں سیکر پلائی کارپوریشن نے ہمارے ساتھ بہت زیادہ تباہی کیا ہے، میں اس کے پریم میں اور ہزار ۳۵ سالانہ کارپوریشن کے وسط سے تحریر اور ارتقا ہوں۔ اخون نے بھیں ڈیزل، الیکٹریک ہزار ۳۵ سالانہ ۱۸ اور ۱۹ سرف، الکٹرولیٹ پے میں فروخت کر دیا ہے۔ اور زصرفی بکھر جس نیز میں لورس خارت میں جو اسیں اور یہ ہے کی بھی ہوئی ہے اس میں فریم لگا ہو ہے اس لامساہی اپنی جبت ہے اور دیہ بھلائی سے جلتی ہے اور سما جیزیں اخنوں نے ہم پر صرف یعنی لکھ رکھ پے میں فروخت کر دیا ہیں (لٹیلیاں)، ۰۳۔ لکھ دوپے ہے اور یہ بھلائی سے جلتی ہے اور سما جیزیں اخنوں نے ہم پر صرف یعنی لکھ رکھ پے میں فروخت کر دیا ہیں (لٹیلیاں)، ۰۴۔ لکھ دوپے ہے اور نہ دیتے ہیں۔ اور اسیل کا دھماکہ تم انشاء اللہ اکھاڑ کر لائیں گے اور اسے کوئی اندھر میں اسیٹ میں لکھا ہیں گے اور اس کو ہم اور دیاں کریں گے۔ اس طرح ہمارے پاس ۳ ہزار کلو دوپے بھلی پسیدا کرنے کا سلسلہ ہو جائے گا میں واپس اپنے دیوں سے حق توہ تھا کہ عالمی ایکاریا پر فرم کی ضروریات پر رکھتے، لیکن مگر ہم یہ خوبی کہ سکتے کہ ایک طرف تو ہم اندھری لگائیں اور

ہم عوام کا کروڑوں روپیے خرچ کرنی اور دوسری طرف ہماری صفت سندہ ادا گھنٹے، گھنٹے یا گھنٹے چلے کہیں بھی نہیں ہوتا اور نہ ہم کر سکتے ہیں۔ اور یہ پرداشت بھی نہیں کیا جاسکتا۔ انہا ہم مجبور ہو گئے ہیں کہ اس سال ہم اپنے جزوئی ٹک کا علیحدہ اسلام کریں۔ اور اس سلسلے میں یہ نے اپنے سکریٹری صاحب کی بھی یہ حکم دیا ہے کہ وہ بارہ ہزاری واپٹا سے در رہنا اپنے تیکیدہ لانا کوچی میں نہیں ہے تھیکیدہ موجود ہیں۔ وہ تجوہ ہے افغانستان کو کوچی میں تھیکیدہ کوچی ریکٹر پالائی سے احادیث پہلے سے اور ہاتھ کراؤ، اس کے لئے پورے پاہر میں آرہے ہیں اس کی اور ہاتھ کا ٹک کر بیوہ گئے۔ اور اس کا تھیکیدہ ہم ولی عہد تھیکیدہ داد ہے اس آجیوں کے اور یہم اسما کو یہ سلسلہ آئیں گے اور یہ دس کو یہاں نصیحت کر بیوہ گے وہاں سے بڑا ٹک کو کھانیں گے اور دارالملکائیں جو اور جہاں تک ہیں واپٹا کا ذکر کر رہا ہے اس ایسا اور یہ نصیحت ورکھوں گا کہ یہ ڈاکھنڈ مبشر ہن مابع کا بہت مشکلہ ہوں گے وہ ہمارا بہت بیال رکھتے ہیں اور دنالی ہنری خانات ہیں اور ہمارے قائد عوام کے حکم پر پہاری ہرستم کی مدد کر رہے ہیں وہ کچھ ہنسنے پہنچ بوجہ پختان آتے اور لکھاں بوجہ پختان کے ۳ شہروں کے لئے بھلی کا انتقام کریں گے۔ مگر ہماری بدستگیری ہے کہ یہ نظام بھلی داپڑ کے پُرد کو دیا گیا ہے، بھلی بھجسے کچھ مت کہنا کہ ہمیں بھلی نہیں ملی یا ہمیں بھلی دو۔

خوب دلپٹ عالم نے کنٹٹ مقرر کئے ہیں میں بھٹ پھٹے چھٹے جزیروں کے لئے کنٹٹ کا کیا ضرورت ہے۔ آخر ہم نے پہنچ بھی تو شہروں میں بھلی کھردا گئے ہیں۔ ہم نے پیشین میں الگ الگ اتنا اصل دسری جنگوں پر جایا تھا ہے۔ نہ غفرانیت سے کہا ہے کہ فدکی بیوہ جزر یعنی میں ہوں گے مفت الیخدا اگر اپنے نہیں کہا تو شہروں کو کیا۔ جو جنگ ہے، کل اونٹ کو داپڑ اور ست دو بیں بھوکا ہو کر اس کا۔ (تیالیاں) ہمارا ہنری ٹک کے شہروں یہ یہاں کیسے کیا ہے؟ اس کو کام کر رہا ہے اس پر بھلی کھنڈتی ہی ہوئی، اس کے پہنچ علیہی کو دیکھ پہنچ ہوں گے۔ اگست ۱۹۴۷ء تک انہوں نے ۲ کروڑ ۵ لاکھ بھٹے خرچ کئے تھے، اور اسیں ان سے ۲ جون ۱۹۴۸ء تک آخری احتماد و خمار منگوؤں گا۔ وہ ۲۰ ہزار ڈریزیں اپنی سلامانیتی کر رہیے ہیں اور یہ انہیں تھیکیدار میں مانے گئے۔ اسکے بعد وہ کار ملبوس اور چڑیاں ملے ہے ہمارے انہیں جو کشش بوب کیلیہ کی تبلہ کر دیجئے اور اعلیٰ ساقوں پر گل کا ہر گز رہا میں بھلی تباہی بھی جیسے گیروں کی اور دیگر صورتیات ہیں وغیرہ وغیرہ اس کا رخانے کا یہی نہیں ہے دو دفعہ معافیز کیا۔ میں نے ان کو صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ اس کا خانے میں ۵، نیصد روپے بوجہ پختان کے ہوں گے رتالیاں دو تین ہیزوں کی ہاتھ ہے کہ یہ نہیں ان کو کہا تھا کاپ، نیصد لگوں کو تحریت دیں ہمیں اطراف نہیں ہے بلکہ ہم سب پاکستانی ہیں۔ یہ لکھم۔ سب کا ہے اس کو جمالا حق ہے، مگر ہمیں اس دفت نہیں کی خودرت ہے اس دا سلسلہ نہیں کو نہ کیا ہے اس کے لئے محفوظ ہوئی چاہیں۔ اس میں کوئی نہ اور کوئی نہ لکھنے

تحمی لانا پا تھا ہوں۔ تاکہ انکی میٹنگ میں وہ نیصلہ کریں اور ایک پالسی مرتب کریں کہ صوبے بلوچستان میں جو شخص کا خلافہ لگائے گا، میں یہ اعلان کرتا ہوں اُن کو سرچ کرنا چاہیے کہ وہ نیصلہ مزدور بلوچستان کے ہوں گے۔ (تالیاں)

جو سندھ میں انتدھر نہ مگی ہیں، وہاں پر یہ شہر مابہے، بلوچستان میں جو نہ سڑی

لگگی تو سو نیصلہ مزدور بلوچستان کے ہوں گے۔

مرسا میر بولی ملوچ

مسردار پی اسپیکر بد۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

وزیر والون دیارہ سماںی امواد لوکل گورنمنٹ۔ کاروبار کام ہے۔ میں آپ کی توجیہ آئے۔ ذی۔ پی۔

کی طرف دلانا پا تھا ہوں اس میں ۲۵ لاکھ روپے ہے جس نے اس پروجیکٹ کے لئے رکھے ہیں، اس کے لئے ساڑھے سات میگاوات کی بیلی کی محیہ ضرورت ہے۔ میں آپ کے توسط سے اپنے بلوچی سعادتیکے درخواست کریں گا اور مسکر منصوبہ بنیادی سے درخواست کروں گا کہ شیعہ مانہ شیش سے ہائی پاوے اس سلم باغ تک لانی ہوئے۔ تاکہ یہ کارخانہ ہم دہان لگائیں۔ کیونکہ نیسرو کرم دہان سے نکلتا ہے۔ ہنایزد کردم کا لاث بھی دہان ہو نا چاہیے۔ اور یہم چاہتے ہیں کہ اس کا فائدہ دہان کے لوگوں کو پہنچے۔ اس کا خلافہ نکلے گئے۔ بھی کی سخت ضرورت ہے۔ اور ساڑھے سات میگاوات کی بیلی کی ضرورت ہو گی۔ اس کے خلافہ کم تر ہے کہ وہ ایسٹ کو پکھا کرنے کا ہے، ایک کارخانہ لگایا جائیگا تاکہ کم تر درجے کے کھا ایسٹ کو تھہرنا کرے اس کو نیسرو کردم بنانے کے لئے موزوں کر دیا جائے۔

حالہ اس کے سلم باغ کے لوگوں کے لئے ایک اور خوب جزی یہ ہے کہ جو اسیل مل کر اچی میں بن ہی ہے اس کے لئے اپنیں درکار ہوں گے۔ وہ بھی کوہاں نیٹ سے تیار ہوئی ہیں میکننسائٹ پہلے تیار ہوئی ہیں۔ اس کی طلب بھی بڑھ جائیگا اس کے متعلق بھی کیا جائیگا۔ ٹیکسٹ میں کہ متعلق موافق ہے کہ ایک میکننسائٹ مل اجھی میں لگائی جائی ہے۔ ایک بیلی میں لگائی جائی ہے۔ چیزبگہ بیلی کو اس ایسوسیلی سٹیٹ میں بھی جن سکتے تھے، اگر بیلی موزوں جگہ ہے پانی اور بھلی کا پاؤ رہاؤس بھی یہاں نہ دیکھے ہے۔ اور باقی بھی میں انجاہ اسپیکر میر امین کا خلافہ ختمدار میں لگایا یا رہا ہے، بیراٹیس ایک دعا ہے اس کا ختمدار میں بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اس کو بیس کروپڈ بنایا جاتا ہے، اور اس کی بڑی انگ ہے۔ اس کو باؤ دیکھا جائے گا۔ تقریباً، ہزار پونڈ پیسہ ہوا پندرہ بہتر مہمن کا ہے جس سے یعنی کروڑ روپے کا از بعده کھایا جا سکتا ہے، اس کے لئے ہم نے پاکستان پر یونیورسٹیز کے راستے

ایک منابعہ کیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ اس کار فانے کو جلد لگا دینے گا۔ اس کے علاوہ بلوچستان ڈیولپمنٹ اخراجی کپلکس نگائے کے متعلق کارروائی کرمی ہے اور ہمیں وزیر خزانہ سے کوئی گاہک وہ اس پر وتنی ڈالیں گے، ایک نکار اس کا ایگر بھول سے بھی تعلق ہے اور اندر سڑی سے بھی تعلق ہے اور یہ بہت بڑی اندر سڑی ہے، جہاں تک ۲۰۰۰، اکا قتل ہے، اس میں کل ۱۰۰ لاکھ ہنزہ روپے خرچ کئے گئے۔ اندر سڑی کے شعبہ میں میں جناب وزیر اعلیٰ اور جناب وزیر موصلات اور جناب وزیر خزانہ سب سامنکو ہوں کما محن نے اس سلسلے میں میری بڑی مدد کی ہے اور ۲۰۰۰، ۵۰۰ کے لئے مجھے دو کروڑ پنج ہزار روپے دینے گئے ہیں تاکہ بلوچستان میں صفت کو جلد از جلد تین رقمداری سے فروخت دیا جاسکے۔ یہ ایک مہم مسئلہ اپنے ملک سکنا پاہتا ہوں اس سے پہلے یہیں کجا در احادیث مارپیش کر دوں کا بہم نے بھی کا بیدار ہوتے کھلیے، ہلاکو روپے رکھے ہیں، ہمابروہ کئے ہیں، واپسی سے ہم نے اپنی بھلی پیدا کرنے کا انتہا کیا ہے، اس کے لئے ہم میں ٹھاٹ و ببا شہر اپنے مکر گیں اپنے ساختیوں کا مشکو ہوں کاہوں نے میری بات مان لی اور انہوں نے اپنی بڑی قسم مجھے روپے دیا ہے اور ہم اپنے اللہ پاہتے ہیں اور ہم اپنے ایک نادر سڑی ایکٹ ہو گئی جی میلے اندر سڑی سے حرمہ نہ رہا جائیں چاہئے وہ حکماں بھی ہوتے فرط نظریں ہو چاہے، فنا، بھگی، بیٹی، بیوی، بیان، کارست کی ہے اور اس لئے ہم نے تم کو تھا ہے یہ اٹ، اسٹدیا ٹھیں، استھان، کوہ پرے اپنکی لیری میں پڑا ہے اپنے بیوی پرے رکھنے کے لئے اس کے علاوہ اندر سڑی ایسا سیٹ اور عقل بھی دس لاکھ روپے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اور چیزوں کے لئے رکھنے کے ہیں دو کروڑ پچھے کی رقم کی محدودت ہے مگر جو اصلی بات ہیں آپ کہتا ناپاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ایک نئی پالیسی ہم نے تیکلی ہے کہ بلوچستان میں بڑی صفتیں ضرور لگیں ہم خوش آمدید کہیں گے امگر ملی چیزوں ہے اور ہے مگر یہ صفت اس وقت ہے جانتے ہیں کہ ہماری آبادی صرف چوبیں لاکھ ہے۔ اور ہمارا تباہیک لامکو ۲۰۰۰ ہزار روپے، پاکو ۳۰۰ ہزار روپے، دس کروڑ کی جو اندر سڑی لمحج کی قیاس سے چند ہزار لوگوں کے ہمرا در رکھ لے گی، یہیں یہ پاہتا ہوں اور جیسکہ مت یہ پاہتی ہے کہ ایسی صفتیں رکھائی جائیں جیسے لامکوں آدمی فائدہ ہوئیں چنانچہ قابین باñی کا ہم نے منظمو پر نیا یا ہے، جناب اسپیکر آپ یہ سن کر بہت خوش ہو گئے کہ پہلے ہماسے اس پالیسی دوم قابین بننے لے کے تھے۔ اس میں دوں لوم نوشکی کار فانے میں تھے، اور ۲۰۰۰ لوم چون کار فانے میں تھے، اس سال میں جون تک ہم دو لوم استھان کریں گے اور ۲۰۰۵ کے لئے ہم نے ایک ہزار فم لگانے کا بندرو بست کیا ہے، ہم نے جو مشورہ پیاسا یا ہے، ہم اس وقت تک پاہتے رہیں یا نہ ہیں، بچار پانچ سال میں ایک لامکو دوم قابین باñی کی بلوچستان میں لامکا جائیں ایک دوام پرین، آدمی کام کر سکتے ہیں، اور یہ ملکیہ ہمارا امکن ہو جائے تو یعنی لامکو دوامیوں کے لئے ہم زدروی پیدا کریں گے، اور میں آپ کو ایک اور خوش بھری سفارت ہم نے ملکہ صفت کو کہہ دیا ہے کہ قابین باñی کا کام ہم مردوں کی بجائے اپنی بیوں کو نہ لانا چاہیے ہیں کہ یہ گھروں میں بیوی کے قابین باñی کا کام کریں اور اگلے سال یعنی پنجمین سنیگ سکول کھل رہے ہیں، قابین باñی کام پس پہنچ ریکھیں گے، پھر گھروں میں جا کر عورتوں کو کام سکھایں گی مکوت اگر

تقادی دے سکتی ہے، حکومت اگر ڈریٹ ابجن دے سکتی ہے، حکومت اس سے جی بھے منصبے پا تک مل کر بہنچا سکتی ہے۔ تو یقیناً اوم بھی صفت دے سکتی ہے۔ اور یہ یوم حکومت کی پر اپنی رہیں گی، ہم یہ یوم لکھا رہیں گے۔ کوئی بند کر دینے کے اوپر مولوں کو کام سکھایا جائے گا۔ تاکہ وہ یہ فری مالک میں قابو نہیں باقی کام کر سکیں۔ جناب اسپیکر، میں نے اس مسلم پر بڑی توجہ دی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہماری ہمینہ وجہ فارغ ہو جاتی ہیں۔ اور وہ یہ تین وجہ تک متذکر کے وقت تک فارغ ہوتی ہیں ان کے پاس وقت ہوتا ہے، اس فارغ وقت میں وہ کہ شیدہ کاری بھی کرتی ہیں، یا کوئی دیگر کام کرتی ہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ وقت جو ہے قابو نہیں میں استعمال ہو اور وہ پار گھنٹے کام کریں اور ساخت بچے بھی کام کرتے رہیں تو فیض مدرس روپے تک کام سکتا ہے، آپ قابو نہیں میں کتنا ہمدرد ہو لے، عوام اس طبقہ کار سخنحال ہو جائیں گے، اور جس مگر میں ایک دو ملی ہو، وہ تین گھنٹے بھی کام کریں۔ اس سے ہماری بیعت بہت جلد ترقی کرنا چاہتے گی۔ ہمارے لوگ بہت خوشحال ہو جائیں گے، یہ میرا پروگرام ہے میں خود انگلیتسر ہوں، مجھے بیس سال کا کجتہ ہے، چہب تک میں وزیر صفت ہوں اس کا ٹیکنیکسٹرنر پر پری توجہ دی جائے گی۔

جناب اسپیکر! ایک صاحب پلیڈور کا کار خانے کے متعلق فرمایا ہے حرمی یہ ہے کہ پیسی ایس آف ار کے چیرین جناب صلاح الدین تشریف لائے تھے، مجھے ملتے تھے میں ان کا مشکر ہوں اور ان نے تعاون کیکا، اخوند نے کہا کہ ہم ہر بین کی ایک بھی رہے ہیں، میں نے اس کے علاوہ ان کی توبہ چوٹی صفتیں کی طرف دلائی، میرے ذہن میں ماپس کا کار خانہ ہے، موجود کا بہریں جس سے تین نکلتا ہے اس طرح بھری ہے اسے پانچ کے گوشے کے ساتھ ملاک کا غذ بنیا بدل دیا ہے، علاوہ اس کے ہمارے پاس نیکین چیزیں ہیں ایک چاندنی میں ہے ایک مانگولی ہیں ہے۔ یا اسکے پاس ہے۔ یہ سالش ہی ان کا سالش جسے ہم بھی بیٹھ کر ادا چاہتے ہیں ہو سکتا ہے کاس میں فاسفیٹ آفیس ہو تو ہمارے فریڈا میڈر کے کام اسکتے ہے، اگر یہ قوم کو نہ ہو تو اور بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو میرا اپنے دوست کو یقین دلاتا ہوں، اسی پر پری توجہ دی جائے گی اور اس اہل اللہ پر ہی ایسی کلی اور اس کے تعاون سے اس پر تحقیقات کی جائے گی، علاوہ اس کے زیست میں ایک انکرانٹی ڈیپانٹ ہے، تقریباً تین سو لینی ٹن کا ہے اس میں تین چیزوں ہیں ایک ٹینیم، آئرن اور ڈائمنڈ اسی کے لئے پی۔ یہی میں اسی ائمہ تحریر کے اور ۲۷۔۲۸ تک اخونز نے وفاقی حکومت سے ۵ لاکھ روپے مانگ ہیں، پائیٹ پلانٹ لگائے گا، میں نے ڈاکٹر بشیر حسن صاحب کو خط لکھا ہے کہ آپ ہماری کس کے آپ ہاکم، وہ پیسے ہوں تاکہ پائیٹ پلانٹ لگ جائے، یادت کے قریباً الیکٹریٹی ڈیپارٹمنٹ ہے یہ پورا لائی تک جاتا ہے اور سے تین چیزوں میں سکیں گے۔ ایک ٹینیم اور ڈائمنڈ اسکا مانڈنگ پیٹھ پانٹ لگانا ضروری ہے اگری

پلانٹ کا یاب ہو گیا تو چھار س مفہوم پر تقریباً ۰۵ کروڑ روپے صرف ڈھونڈنے تھے۔ میں نے عمرن بخاہے پلانٹ ہوتے ہے مفہوم بنتھے ہیں بھروسے۔ سال تک جا کر اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے پلانٹ کا کام ہو رہا ہے میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں پلانٹ والوں سے کوئی وقت نہیں ہے۔ اس پر ہم ٹیم ورک کے ذریعہ عملی جامہ پہننا سکتے ہیں اُندازہ کام کریں گے ماچن کی فیکٹری بھی بہرے ذہن میں ہے اس پر توجہ دیں گے۔ خوبیوں اپنے تقریب ختم کرنے سے پہلے جو سامنیوں نے چند پوست کا ذکر فرمایا ہے میں ان کا جواب دے دوں۔

شاہیانی صاحب نے دریافتہ منہج کے پانی کے مستعلق فرمایا ہے کہ ہمارا پانی کا جو حصہ ہے، یہیں مٹا چاہیے، میں تائید کرتا ہوں منہج والوں کوئی حق نہیں ہے کہ جو پانی جملہ منہج میں گرتا ہے وہ قدر بھائی کم از کم ہیں وے دامبوہ منہج کو حق نہیں ہے کہ نہیں منہج کے حائز پانی کے حق سے خود مرکے۔ اس کے ملاude یعنی صحیح ہے کہ سیم و تغور پر قابو پایا جائے اُگر میں اس کا ذکر نہ کر دیں تو میں ذرفنے کو تباہی کر رہا ہوں اپنی حکومت کو کام کرنے کا کہی صحیح وقت ہے سیم و تغور کو دئکنے کا ہمیں نام ہڑوں کے ساتھ ساتھ یہ سب دیں لگانے چاہیں۔ اس سے پانی بھی ہیں ملے گا اس سے فائدہ بھی اٹھائیں گے۔ اور ساتھ ساتھ سیم اور تغور سے نجات مانیں گے۔ خیر دین میں جو بالہ ہے وہ یہ ٹھہرائے اس پر تحقیقات کی ہائے اور پانی بیان سے پلٹ ڈیڑھ لایا جائے پلٹ ڈیڑھ میں ہدایات ہیماکار کے تاکہم اسے بڑا شہر بنائیں اور منعیتیں لگائیں کچھ دن ہرے میں کے پاس آشہ بیان کے ایک ماہر سائنس و ان سڑبرن آئندہ تھے انہوں نے تباہی کی میں جیوان ہوں کہ براحتان میں پانی کے ماہرین کو ہمارا پانی نیکلنے پر گھبرا سائے ہیں انہوں نے بتایا کہ آشہ بیان میں ۰۵ فیصد پانی کھدا اکھلتا ہے۔ ہم اس چیز کو پہلکن نظر انداز کر دیتے ہیں اور گھری کھدائی کرتے ہیں، ہزار فٹ تاک کھدائی کرتے ہیں کہیں نہ کہیں بیٹھا پانی ضرور مل جاتا ہے کھائی سے پانی کو ہم بند پاپوں سے بند کر دیتے ہیں اور ٹیچا پانی بند رشت کیا گراں کے بجائے خود بکرہ اور سچا جاتا ہے یہ نہیں ہر تاکہ اتنی ہر ان سے ہمیں پانی نہ کھالا پڑے ہیں اسی سے بالکل اتفاقی کرنا ہوا لورہ سا ہوا کہ کوئی ایسی وجہ نہیں ہے جہاں پر پانی نہ ہو میں بھیتر ہوں میں کیکھل انجینئر ہوں جو ادا اسکے اٹھنگ بھیزیر بھی ہوئے یہیں پانی کا بچت ہے کہ کوئی ہی بھی پانی کا بچت ہے یہیں پانی کا بچت ہے کہ ہمارا طلاق ہیں پانی سالا پھر بیان کے ذریعہ مل جاتا ہے، لئے سالوں سے پانی زیر لین جانا ہے اور جو سطح نیکیں ہے والی سے پانی نہیں اتھے جو سطح نیکیں ہے والی سے پانی پیٹھا اتھم ملکے پاس رہے دیا تھیں ہمیں گھری کھدائی پر توجہ دینی چاہیے۔ اس سے ہم منزل مقصود کی طرف پہنچ سکتے ہیں۔

ہلائے، تمام دنیا عالم چڑپے، دو المقادیر علی ہجسٹ مصعب جب ۱۹۷۹ء ایلی کو تشریف لائے تھے۔ اور انہوں نے ایک مٹنگ

کی تھی۔ اس میں انہوں نے کہا کہ بلوچستان کو جلدی بھلی لٹھی چاہئے۔ اور انہوں نے واپس اداوں کو حکم دیا تھا کہ لگوڑھے براستِ عُمُول پر
ذیرِ سبیٰ کوٹنگ بائی پادریتیشن لایا جائے اور کلچرل الیکٹریک سپلائی والوں سے کہا تھا کہ وہ سیلہ کے راستے بیلے خفسلہ قلات، اور
مسنونگ تک بھلی لٹھا اور ساتھ ہی انہوں نے اس کی منظوری بھی دے دی۔ میں نے ان کی خدمت میں کہا کہ اس وقت تک میں بیان
صنعت نہیں لگا سکتا، جب تک بکلی نہیں آئے گی میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اب تو یہ صرف داپڈا کو دعا کر سکتا ہوں فلاں سکو مہت فے
کہ وہ اس کام کو مکمل کرے۔ ہمارے تاریخِ عوام بھی یہی چاہتے ہیں، یعنی سلامتِ رتنی کوے مگر اس میں بعض ایسی مشکلات ہیں کہ ہماری
صوبائی حکومت بھی کچھ نہیں کو سکتی۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہمیں جلدی کام کرنا چاہئے۔ بیکوڑہ ہمارے پاس وقت تھوڑا ہے، مگر آئے راستے
سہت تنگ ہے تو یہیں غفلت نہیں بر تھی چاہئے۔ اور ان مشکلات کو درکرنا چاہئے۔ میں واپس اکو نہیں کہتا ہوں۔ ان سے یہ کہت
ہوں کہ بھائی اگر آپ کے کوئی صالی ہیں تو یہیں بتائیں ان کو حل کریں، مگر کوئی کھلیتے ہمارے راستے تین روڑے مت احمداء اس طرح میں عرض
کر دیں کہ ہمارے محترم ولی فتح مختار شاہ صاحب نے یہیں اپنی تصویبیں کی ہیں، میں ان کو فٹ کر دیا ہے، میں ان کا ملک نہیں، اور ان پر عمل
کر رہوں، وہ ہمارے بندگی ہیں، ایکیں چاہیے کہ وہ ہمیں مشورہ دیں، اور میں یہیں ان کے مشوروں کو نوش کر دیں کہ یہ کوئی صاحب نہ
پہنچ کے ہوئی کی اسکیم کا ذکر کیا ہے، میں نے ان کی خدمت میں عرض کر دیا ہے، حالانکہ یہ مولوی صاحب کا عکس ہے مگر کوئی گورنمنٹ
کے عکس کے ساتھ بھی اس کا تلقن ہے، اس کے لئے کافی رسم و رشتم رکھی گئی ہے، اس سلسلے میں مولوی صاحب میرے ساتھ بہت تعاون
کر رہے ہیں۔ انہوں نے دعوہ بیکا ہے کہ دو ماہین رگزہ نیکم جو بلاں تک آ جائیں گی اور آٹھ درجہ، شہر کو سماجی بخشی میں سچم جعلی سے شہر میں کام شروع
کر دیں گے۔ انہوں نے دعوہ کیا ہے کہ ہمیں ان کے اس تعداد پر زصرف اپنی طرف سے بلکہ کوئی شہر کے ہر فرد کی ماضی سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور
ایسی کہاں ہوں کر دو، اپنے دھرے پر قائم رہیں گے ان کے سکریٹری صاحب یہاں بیٹھے ہوتے ہیں، ایسید ہے کہ وہ بھی تعاون کر سیئے گا، اور رگزہ
بیکم جو لاپتی سے شہر میں لایں گے۔ گوار کے بلے میں ہاتھی ہیں، میں عرض کر دوں کہ بطور و ذر صرفت میں میں کی ۲۴ ارتادیع کو وہاں گیا۔
میں نے کوئی گورنمنٹ کے عکس، اور صفتون کا بھی معائنہ کیا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں بہت گنجائش ہے، مصلحی کی صفت میں بہت گنجائش
ہے، مگر انہوں کم ایک کار خود کا لٹڑیش پانٹ لگا ہے۔ مصلحی کو سمجھ کرنے کا پلان تکمیل سالوں سے کام نہیں کر رہا۔ کیوں؟ وہ اس
لئے کہ ہم ٹرانسپورٹین لکوئی نظام نہیں ہے۔ اس کے متعلق میں آپ کی خدمت میں عرض کر دی گئی اس سے اندازہ کریں کہ اگر اور مالہ شہر کو
ٹرنسپورٹین پہنچ تو ۲۰۰۰ ہائیڈر مٹر اچکر ازاوجا، اور اگر اونڈ کنڈی پہنچ تو گرسن لاصفنا۔ ایک بچا پسی ہمال ٹرک کے ذریعہ ۲۰۰۰ میں ہے، میں نے محدود کے ذریعہ میں
کوئی جوان کو اپنے مدد میں سنبھالے، اور میں کے فنٹے پہے ہے میں نے تمام تحقیقات کی ہیں اعداد و شمار جسمی کے ہیں۔ جناب اپنیکو امکان

سے ہلکے جو پاکستانی جن بیبی جیونی بھی شامل ہے جو حکومت کا پچھتے تقریباً یعنی ہزار سالان لاتا ہے، گنوم ۱۹۵۰ء نے تین ۵۰٪ سیمٹ .. ۵۰٪ اور ۴۰٪ چیزیں ۵۰٪ اور یہاں صورت میں ہے کہ جب بلاپریشن کا نظام ناقص ہے، میں ان کی حدودت میں عرض کروں کہ مکران سے برآمد کے ذریعہم دکروڑا لاکھ روپے کا نامہ میادا لہ کوار ہے میں امرف محصلی سے اور علوماً خشک محصلی برآمد ہوتا ہے۔ اور ماہوار ۲۰٪ چیزیں برآمد ہوتی ہے۔ اور ماہیہ سے تقریباً ۵۰٪ پنچ سے ہزار فنڈ گوارد سے ۵۰٪ اور جیونی سے ۵۰٪ اور میں نے پہلے بھی اعداد و شمار ویسے تھے اور کبھی نی اس کے حساب سے ہیں اور یہ نوٹ فرمائیں کہ بتا دا ہزار فنڈ نی اس کے حساب سخنے جا بے اسیکر! ہمارے وزیر اعظم صاحب نے ہماری اس مشکلات کو محظوظ کیا ہے کہ ایک بلحقتان تو مل سر و سر ہونی پاہنچے اس سلسلے میں میں نے بھی کارروائی کی ہے۔ کیونکہ میں صفت کا نہیں ہوں ہم اس وقت تک صفت نہیں لکھ سکتے جب تک صحیح بلاپریشن کا پلٹنگ کا پلٹنگ نے بلحقتان کو شل سروں کیلئے ہمارے ساتھ تعامل کیا ہے اسکو نے روپریٹ بھی تیار کیا ہے۔ اور انہوں نے مجھے کہا بھی تھا کہ ان کو وفاقی حکومت کی طرف سے ۲ کروڑ چالاک درپے دلوارے جائیں۔ اور وہ دو جہاڑا چلا یہیں گے اور یہ دو جہاڑا پا سروں میں اور چالائیں گے یعنی ہر رہنمہ ایک سروں پر کارے گی۔ اور سر جہاڑا ۱۰ ہزار فنڈ گنجائش کا ہو گا اور سر جہاڑا میں ہم ۵۰٪ مبنجد گنجائش بھی رکھیں گے تاکہ محصلی بھی بھیگا۔ فرانز نابیٹر اور اس اسٹم کی چیزوں کو تانہ پکڑا کو منجد کر لیں اور کہاچی لے جائیں اور پھر دہاں ہیں جہاڑی سکتے ہیں جن کے ذریعہم انکو برآمد کر سکتے ہیں۔ (ہاتھی)

جناب اسیکر! وفاقی حکومت کی وزارت موصلات کی طرف سے مجھے اور رہنمایت کی وزارت سے خطا ملا۔ یہ کہ BRIDGE FINANCING کے لئے وفاقی حکومت نیشنل شپنگ کا پلٹنگ کو ۲ کروڑ را اللہ دینے کو تیار ہے۔

(تمالیاں)

میں اس یادوں کے ذریعے آپ کے نو سط سے وفاقی حکومت کا شکر یہ ادا کرتا ہوں، اور درخواست کرتا ہوں کہ صرف بڑے فناستنگ تک، ہی محدود نہ رکھیں بلکہ یہ لمبی مدت کے لئے ہونا چاہیے کہم بوجنتان کے سهل پر نیشنل شپنگ کا نظام بھیکیں تاکہ ہم ضروریات زندگی میں خواک شامل ہے، صحیح ہو۔ پر مکران کے لوگوں کو پہنچا سکیں۔ اور سافٹ ہم اپنی بائدات کو جھوڑ اور محصلی ہے اور دیگر چیزوں میں شامل ہیں صحیح اور محفوظ طریقے سے کراچی تک لا سکیوں میں کیلئے

امید ہے کہ میں نے اپنے محترم ساختیوں کی لٹل کمزی ہو گئی کہ یہ جو سببے جو پیش کیا گیا ہے بوجپستان میں آج رنگ تک
بھارتی سببے ہے۔ اس سے اچھا سببے پہنچ کجھی بھی بیشی نہیں کیا گیا ہے۔

(تابیاں)

سلامت ترقیاتی پروگرام کے لئے اکروڈر دپے رکھنے ہیں جو درد دیتا ہے جب میں مغربی پاکستان اسلام کا ممبر تھا
اوہہاں لئے صرف ۷ کروڑ لاکھ کروڑ روپے رکھے جاتے تھے۔ اسچ اکروڈر دپے ہمارے لئے نہیں، اور پھر فناقی اہلاداں کے علاوہ ہے۔
اس کے بعد اکیب اور ہمارا مفہوم بزرگ آف کارپنڈیاٹ کا ہے یہ سببے بڑی چیز ہے اگر تم اس سلسلے میں کامیاب ہو گئے تو
پہاں کے بعد یہ پرائز مرکز کے بہت بڑی چیز ہو گئی: ہمیں اس پر کافی امیدیں ہیں، ذرا تی حکومت خصوصی کرہی ہے، یا تی جہاں تک
اس کے سچھ استعمال کرنے کا تعلق ہے ہماری حکومت پونی توجہ دے رہی ہے، الگی گورنمنٹ کی طرف سے ان لاریوپیارٹنٹس کی ہدف ہے
یہ عرصہ کرتا ہوں اکیم اس پر غور کر رہے ہیں کہ موجودہ قانون میں ترمیم لائی جائے۔ تکمیل کوکلی باڈیز پر ہم عموم کے نمائندے منتخب
کر سکیں، جیت نک المیشن ہمیں ہوتے ہم پاہتھیں کہ پبلنز درکس پروگرام کے حصہ کو نہیں۔ اس میں ہم عوامی نمائندوں کو منتخب
کر سکیں۔ الیکٹرول میں رہے ہیں، دسپرٹک یونیورسٹیز میں، محکمہ روابط اسلامیت کے کام کے ساتھی ہیں نے اپنے محکموں کو حکم دیا ہے
کہ وہ کوئی نیا نسلی ہر یا اور یونیورسٹیز میں یا دیہاتی علائقے ہوں اس میں تکمیل کو نہیں ہو گا، اس میں نہ رکھیں کام غور، دخوں
کے ساتھ شروع کریں، مجھا میں ہے کہ پاکستان کے درمیں موبوں کے ساتھ ملیں گے۔ اور درمیں موبوں سے کہیں بھی پچھے نہیں
رہ سکتے۔ ہم انشا اللہ یہ کلی باڈیز میں پاکستان کے درمیں صوبوں کی طرح عوامی نمائندوں کو منتخب کرنے چاہئے انشا اللہ
ہم خام کے ساتھ ساتھ کو چلیں گے۔ کیونکہ ہم پاہتھیں اور یہ ہمارا ہمہ اصول ہے کہ جمیوریت کو فراغ دینا چاہئے اور عموم کے
نمائندوں کو ساتھ ساتھ کو چلیں گے۔ ہم صرف نہ کہ شہری پر جھووس نہیں رکھتے۔ ہم الہ کے تحریب سے فائدہ اٹھانا پاہتھیں ہم ان کے
رہنمائی کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پہنچنے کشوں میں رکھنا چاہتے ہیں۔ میں نے اپنے ساختیوں کی تقریریں بنی ہیں۔ میں ان کو تھیں دلانا چاہتا
ہوں لیکن پاہتھیں اسے کروں خدا ہ فریں، موناپر کروں جبکہ ہم پھریں ہیں کہ جو کل اس سے کے، اگر ایسا نہ کیا تو یہ ہماری کوتا ہی ہو گی
اور یہ کوئی بھی مرتضیٰ نہ کرے۔ ہم نے اس کو فوکس بانڈز نہیں بنایا، ہم نے اس کو فوکس بانڈز نہیں بنایا، اس کو فوکس بانڈز نہیں بنایا جائے۔ پبلنز درکس پروگرام
نہ کریں، یہ یادوں اور اسکیں اور یوگوں اور یونیورسٹیز میں شماں کیں جائیں گے۔

جب نہ... اس پیکر! اب، آپ کا لمبیان دلاتا ہوں، اور ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقدیر یہ

نہم کتاب ہوں۔

(تامیان)

مسٹر ڈی پی سپیکر :-

اب یوان کی کارروائی شام چھ بجے تک کیلئے ملوی کی جاتی ہے۔
(ایک بجکھ ۱۵ منٹ پر ایوان کی کارروائی شام چھ بجے تک کیلئے ملوی ہو گئی۔)

اجلاس شاہ ۶۴ بجے زیر صدارت ٹیپی سپیکر ہی قادر بخش بلوج دوبارہ مشروع ہوا۔

مسٹر ڈی پی سپیکر :-

ملوی کی جاتی ہے۔

(پانچ منٹ ختم ہونے کے بعد)

مسٹر ڈی پی سپیکر :-

اب اگلے مقرر اپنی تقدیر کریں۔

وزیر تعلیم (میر لویف علیخان مگسی)

جانب والا مجھ سے پہلے فاضل مقرر دوں نے (وزیر تعلیم) میر لویف علیخان مگسی
فرمائی۔ میں تو ہیران ہوں کہ اس کے بعد میرے پاس کہنے کیا رہے گی۔
بھائی ہے بھر حال آپ کے حکم کی تعمیل ضروری ہے۔ ہر مرض کے علاج سے پہلے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس مرض کی دوا کہاں سے شروع
کی جائے یہونکہ ہر لک کے ملاقی کا سبب وہ ان کے عوام کی فلاج دہبید کیلئے ایک علاج کا ذریعہ ہوتا ہے، اس لئے اس آپ کی
اہانت سے یہ عرض کرنے کی کوشش کروں گا اور جہاں تک میری سمجھیں تے گا کہ یہ رض کہاں سے شروع ہوا۔ اور کس نے اس بھث
کیا ہاں ضرورست پڑی۔ اسال سے پاکستان کے اس بدنیت صوبے میں غربت والglas اور جہالت کا ذریعہ زیادہ رہا اور اس
گھٹاٹ پ اندھیرے میں انگریزی سمجھے کریں تعلیم یافتہ ہو رہے ہیں، ایسید کی کوئی کوئی نظر آئے گی، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس کے
بعد جب آزادی میں تحریکی تحریکی کرتے ہیں ملش لارنقاڈ ہونگوں انڈھیرے میں اسید کی کوئی نظر نہیں آئی۔ اسی
نظر نہیں آئی۔ جہاں تکہم بھوپتان کے عوام یہ کہنے پر زبان حال سے محروم رکھے کہ ۵۰

پانچ نی رات کافراج نرچھپے میں عرب ہوں کے کھر نہیں آتی

دست دانت ۱۷۲

جسے ہم چاندنی رات سمجھو۔ ہے تھے کہ وہ نہیں آئے گی، لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ہمدری شئی۔ اور پھر زد الفقاہ علی بیٹوں کی قیادت اُبھری۔ اس قیادت میں پاکستان پبلیز پارٹی کے منشیوں کی پانچی رات آئی۔

لیکن جناب والا بپانڈ گھن بھی ہوتا ہے، اور کچھ عرصہ کھلیتے ہے، لیکن جو بعد میں آہستہ آہستہ ختم ہوتا گیا۔ جو ایک مکمل چاند گھن تھا، پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ بھی دیکھا گیا کہ پانڈیں صرف دن اڑھے، اور پھر وہ بھی نہ ہم ہو گیا، اب یہ اسید ہو آتا کہ کم از کم اس پانڈی سے یہاں کے لوگ کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھائیں گے۔ چونکہ چاندی رات کی بات تھی، اس لئے چاند گھن کیا گیا، اس کے بعد جناب والا بیں عرض کرتا ہوں کہ اب اس پانڈ گھن کے جانے کے بعدیں اپنی طرف سے اپ کی خدمت میں اور آپ کے توسط سے ایجاد یہ دیکھنے کی کوشش کروں گا لہ آبایہ جو چاندنی رات ہے چوڑھویں کی پانڈیاں ہے۔ باعید کا پانڈ ہے جو نظر بھی دیرے سے آتا ہے اور زیور روشنی بھی نہیں پہنچتا ہے۔ جناب والا بسب سے ہے یہ میں تعلیم کے مکمل پرہام ہوں جو میرا مکمل ہے۔ تعلیم کے مکمل ہیں ان اصحاب نے جو اس وقت طلباء سے کہتے ہیں کہ ہم تو جناب ہیں جو ہم نے اسی مبینے کھلیتے کچھ کیا ان کے در حکومت میں مجموعی ۲۴ کروڑ رہ لائے اور ۲۸ ہزار روپے نظر چ بسو۔ جس میں سے ۲۵ لاکھ روپے یونیورسٹی کے لئے تھے۔ اور ۷ جو ہماری روپے نے کا دعویٰ نہیں کرتے ہم نے سال دوں میں ۲۴ کروڑ ایک لاکھ، کھڑا رہ پے خرچ کئے، اور ۲۵ ہزار روپے کے مقابلے، دیئے جو پاکستان میں ریکارڈ ہے۔

(تالیف)

اوہاں کے بعد چہا، اسی بھیت آئیگا۔ اس میں یہ استم پڑھا کر، کروڑ ۹۳ لاکھ ۹۳ ہزار روپے کہے، جس میں سے ۱۱ لاکھ روپے یونیورسٹی کے لئے رکھ گئے ہیں اور ”پھر بھی ہم سے یہ کہتے ہیں کہ ہم دار ہیں۔“ اب سوال یہ ہے کہ اگر تفصیل چاہیے تو یہ تفصیل دینے کیلئے تیار ہوں اور اگر جو محضی طور پر مسلم کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی حافر ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ سال دوں میں ۲۰ پر امری اسکولوں بڑھاتے ہیں۔ جو کبھی نہیں ہوا۔

(حصہ مفارقہ)

اور ۲۳ پر امری اسکولوں کو ڈال تک ترقی دی گئی۔ میل اسکولوں کو ہمیں سکول بنایا گیا، تین اندر کا بچے بناتے گئے اور باتی کو تین دیکھوڑگرد کا بچہ بنایا گیا۔ اگلے اٹی سال میں مزید ۲۰ پر امری اسکول ۲ اندر کا بچہ اور چھتے کا بچہ کا مدلہ

میں پوکر دیں گا۔ اگر ذیر خزانہ مرکزی گورنمنٹ سے سہیں مزید رقم دلوائیں تو انشاء اللہ پوچھنا کا بعیبی نہیں گا۔ یا ذیراعلیٰ اپنے ذاتی فنٹے سے رقم دیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ بینیا بیت و اخراج کر دیں کہ اس میں بلان میڈیکل کالج شامل نہیں ہے۔ اس کا خوبیات مرکزی حکومت پورے کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ۵ لاکھ روپے اتنے لیے سال میں رکھے گئے ہیں جو پہلے میں کی تحریر کیلئے رکھے ہیں۔ اب پہلے میں ان سے کہت کروں گا۔ اسکے بعد میں آپ سے عرض کروں گا، اب جذاب اس بیان کے بعد کوئی شک نہیں رہنا پا ہے۔ اور اپنے ان بچوں کو انہیں کو جو قوم کا مستقبل ہیں، ہم کبھی نظر انہیں کر سکتے ہیں۔ میہر لفڑ کے، یہی طالب علم شاید ہند باتی ہیں، یعنی انہیں خوشی ہے کہ ہماری قوم میں جذبہ تو ہے مردہ قوم تو نہیں ہے، اور کبھی سمندر کی جھوٹی اس طرف آتی ہے اور کبھی سمندر کی جھیلی اس طرف بالا ہے۔ یہی بات جس کے بلکے میں ایک مزدہ نمبر نے فرمایا، یونکریہ لڑکے لمبے بال اور رکھتے ہیں، اس لئے ان کا اغلاق خراب ہے۔ میں کہتا ہوں کہ انہی خواب اغلاق والوں نے ملکیوں کے ساتھ کہاں اور مزدہ دوں کے ساتھ مل کر اہمیت کو کچھ لاتھا۔

(تاییان احتجاجیں و آفرین)

مجھے فخر ہے ان طلباء پر۔ مجھے نیادہ انسوس ان نوجوانوں پر نہیں ہے کیونکہ یقیناً ان کے ذہن پکھیں۔ یہیں تو افسوس اسہمات پر آتا ہے کہ جوچھے ذہن کے مالک میں اور اس دور کے نہناویں کے ذہنوں کو جسم دع کر رہے ہیں۔

حضرت میری بلوریج :-

(قلمبھر)

ڈریکٹر معلم :- یہ کیسے دین کو ترقی دیں گے۔ اور یہ کیسے دین سے ہمدردی کریں گے۔ تو جذاب میں آپکے توسط سے یہاں کو تباہ نہیں کیا تھا۔ ہوں کہ پہلی بار ہم معلم قرآن کو اسکوں میں باقاعدہ جگہ دے رہیں ہیں یہیز کی دریں نہیں ہوتا اور کوئی حکومت یہ دعویٰ نہیں کر سکتی ہے۔

(تحتیں و آفرین)

ان کی تخلیہ دس روپے ہاں ہاکری تھی، جیسے ہم نے بڑھا کر ۵۰ روپے کر دی ہے۔ اور اب تو مولیٰ صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ جتنی رقم ذیر خزانہ نہیں گے۔ تھی ہی تم بڑھا دیجے مدرس روپے سے ۵۰ روپے تو ہم نے کر دی اب سالا یہ بچکے ۔۔۔ اسکوں ۔۔۔ اسکوں کرنے کے لیے ایسا بادی النظر ہی یا ایک غیر ترقی یافتہ اقسام ہے، ہم نے اندازہ کیا ہے، اور جو بھی ہاتے ذہنی مشہور ہے

نکھ۔ اسون نے یہ اندازہ لگایا کہ انکی تعداد پڑھنے کی ضرورت نہ ہے۔ ملکہ ان اسکوں کا بخوبی کا معیلہ بنت دیکھا جائے۔ (تالیف)

ہم اس پر آئندہ مالی سال انشاء اللہ تعالیٰ زور دیں گے۔ اور یہ ایک کالج کی کمی کے ساتھ مشکور ہوں، اور اگر وہ کچھ رستم بڑھاں تو میں مکمل ان کا مشکور ہوں گا۔

اس وقت ہمارے پاس کلی تعداد پر انگریز اسکولوں کی ۱۸۰ ہے۔ اور یہی نے آئندہ مالی سال کے دران میرٹک تک تعلیم مفت کرنے کا اعلان بھی کیا ہے، اما دنیا کی مختلف اس کے علاوہ ہیں، کم از کم میرٹک تک تعلیم تو اس سال روپیں کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس کے لئے مجھے دست دست دیواری کو ناچہ رکھے گی۔ وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ کے سامنے اور وہ دست دراز کی کریں گے۔ مرکزی حکومت کے سامنے اور مجھے یقین ہے کہ دہلی سے انکار نہیں ہوگا۔ اور ہمارے موزوں محبر ہنیاب صاحبؒ، صاحب نے فرمایا کہ میں نے دعوہ کیا ہے۔ بنابر داقی میں نے دعوہ کیا ہے اور اس کے لئے ایک کالج کا نام نہیں رکھا۔ اب ان کو موابید پر یقین رکھتا ہوں۔ میں اپنے دعوہ پر قائم ہوں، مکران میں ایک کالج قائم جو ہے۔ کچھ میں ایک کالج بھی نہیں ہے۔ اگر سب بوجھتا فیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہاں سے پاس کا بچہ نہیں ہے تو میں ان سے گذارش کروں گا کہ ان کے پاس جو ایک کالج ہے وہ تجھی کو دے دیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ ہاں کرتے ہیں یا نہ کرتے ہیں اسے گذارش کیجیے۔ اگر کوئی دارالحکم کے ساتھ یا نہیں جیسی اپنی تکون کے ساتھ ہمروہی ہے تو فہار غیرہ کا بلکہ مدد نہیں گا۔ فہار اپنے فوشن کی کہم فرمائیں پکورا دیا تو کوئی بڑی بات نہ ہے۔ آپ کے لئے ہم اپنے آپ کو نہیں دیا پائیں گے تو اور کسے ملایہ کرے تعلیم کیلئے تو پکھہ ہے؟ اسے یہ مواصلات کے ذریعے ہے میں آتا ہوں۔ پہنچ کے نہ لئے ہیں بچپنی گر نہنٹ کے دش ماہ کے دھن حکومت میں کی خرچ ہوا۔ خباب ۱۹ ملادات پر دو کروڑ ۲۹ لاکھ ایسیں نہ ہے اپنے سو بچپن ۲۴ کروڑ ۲۹ لاکھ ۱۹ ہزار ۵۰۵۵ روپے اور موچدہ حکومت نے اس یعنی ماہ کے عرصے میں جو کام کیا ہے اسے ہم نے شاہراحت پر خرچ کر دیں۔ ۵ کروڑ اسٹھ خزانہ چپا۔ سو بیڑہ (۳۸۳۶، ۳۵۳۶، ۳۴۳۶) اور جھاماٹی پر چار کروڑ آٹھ لاکھ پنیتیس ہزار یعنی کروپوری (۳۸۳۶، ۳۵۳۶، ۳۴۳۶) اب اندازہ کر لیں کر

ان کے دس ماہ کے عرصے میں یک کام ہوا اور ہمارے چار ماہ کے عرصے میں یک آخر چھ بیو۔ جبیہ بھائی صاحب نے صبح فرمایا کہ عملی کام شروع ہوا ہے۔ یہ ہمارا چار پانچ ماہ تک کا ہے پچھلے گورنر کے درجہ حکومت میں مل کر لائے ہوئے خرچ ہوتے دبیر نکل جس جیتنے میں انہوں نے استفیٰ دیا۔ اور وہ روپے میں سے ایک لاکھ روپے خرچ ہوتے۔ اسی لئے کران کا سکم خفاک میں ہے حکم کے بغیر کوئی رسم خرچ نہ ہو جس فحشے کو سکتا ہوئی کہ یہاں اور یکارڈ ہے اس سورت میں کہ تھا کہ پاس مکمل مشینری ہے اس کے باوجود بھی ہم نے اس وقت کام اتنا یزدی سے جاری کیا ہے۔ مجھے اپنے حکم پر فحشہ ہے اور پورا فحشہ ہے اگر کام مکمل نہیں ہوں تو جناب اس کی دبیری ہے کہ تھا کہ پاس مشینری کی کہی ہے میرے بھائی محمود فلان کو اور معزز نمبر صاحب صاحب کو کافی لگلہ سخاک کوئی کام مکمل نہیں ہوا۔ خدا کے ہندے آپ جبرا نی لذت نہیں ہیں جس رفتار سے کام جاری ہے وہ سامنے ہے۔ اب جناب پہلے منصوبہ تھا اور اس پر بھی ہے کہ لاکھ روپے جس کے مقابلے میں ۵، ۰۰۰ رُوپے فی میل، فی الحال بلوچستان میں جہاں سڑکیں نہیں ہیں، دہانی سڑکیں بنائی جائیں گی۔ اور ۲ میل سڑکیں بن پکی ہیں یہاڑا پروگرام خفاک سات سو میل کی سڑکیں مکمل کر لیں لیکن اس پر تین کروڑ پانچ سو لاکھ میں بڑی تحقیق تھی اگر یعنی کوئی نہ لے تو ۲، ۰۰۰ کا آدمدھر دینے گئے جگہ اسی سانسیز ہیں لاکھ پہنچے سرف نہیں۔ لاکھ پہنچے سے فالی سبیں میل سڑکیں بن سکیں۔ جو لاکھ روپے دے کر جیں آپ کے توسط سے ذریعہ خزانہ سے کھتھوں کرے

مجھ پر اصلاح جو نہ کرنے تو یا احسان ہوتا

(ذرا یاں)

جناب والا! اب میں آتا ہوں ان سڑکوں کی طرف جن پر کام جاری ہے۔ اور انشاء اللہ توی امید ہے کہ اس ہنسنے کی بیس تاریخ تک مکمل ہو جائے گا۔ ایک لفڑاں میں سڑک ہے جو ۲۳ میل مکمل ہو چکتے گی۔ ایک ہے زندہ یہیں چھپ میل یہ ۲۰ جون تک مکمل ہوں گی۔ آپ کو یہاں رکھنا چاہئیے کہاں سے پاس مشینری کی سخت تر قلت ہے۔ اور ہم کبھی کی مشینری شکو ہیتے، اگر وہ رسم شروع میں ہمیں مل جائی، اور اسی دقت پر کام

یقیناً مکمل ہو جاتا اور ہم آگئے بڑھنے کی بھی کوشش کرتے۔ دوسرا ہے بیلہ اور ان۔ مُرک چار مسیل انشاء اللہ میں جوں تک
مکمل ہو جائیگی ساد پچھے نہ کوں کاروں درک) زمینی کام ہو چکا ہے، ایک جعل گئی مُرک ہے اس کاروں درک) زمینی کام
مکمل ہو چکا ہے۔ جیل پٹ سینٹر مُرک پر کافی کام مکمل ہو چکا ہے مجھ پک باؤ۔ مُرک اس کا جو پندہ میں کام مکمل ہو چکا ہے۔
مشکل مکمل نہیں ہوں گے لیکن کام اتنی تیری سے باری ہے کہ ریکارڈ قائم ہے۔ آجہا تو ہے اور اسے مجھے نہیں پہنچا کہ اسی مل
کسلے ہمیں مُرکوں کھلے ایک پیسہ نہیں دیا گیا ہے۔

مذکور ہواز خان شاہیانی بحث پٹ کے مقلوں کیا ہو رہے ہیں؟

وزیرِ حکومت — اس کا کام ہو رہا ہے۔ ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ اس کی اور وجوہات ہیں، جیسے میرے
ہوتی اکیدہ تہ نہیں رہے پھر دہری مرتبہ ہے آخری تکالیف ہیں کچھ تو حقیقت پسند ہونا چاہیے۔ اگر مہنگا کافی ہے جیک
پر زین دنی ہے تو محکیلہ اسی اپنا والہ کو چلا گا۔ دو بھی ہماری مشکلات ہیں مشینری کی کی ہے، اسی کے باوجود ہم نے جو کام کیا ہے
یہاں پہنچ کر تاہم کو کسی جگہ پر ایسا کام لے رہا تھا کی کی کے باوجود۔

اسی طرح اور بھی دھولستہ ہیں، ایسے بہت سے علاقے ہیں، جہاں پانی کی کی ہے۔ گریوں میں پانی کے بیز کام بہت خلل
بجاں تک پانی کی کمی کا تعلق ہے۔ کہیں موسم کا فرق پڑتا ہے۔ سرنی میں جب سورج اس رخ ہوتا ہے تو کام نہیں
ہو سکتا ہے۔ یہ تو کچھ موسم کی وجہ سے ہے۔ اور گریوں میں پانی زین سے نکارنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ جزوی ہو یا ہم سب پانی
سے نہیں آتے۔ ہمارے مزدہ نمبر جاندے ہے نہیں آتے۔ ایک دوسرے کی مشکلات کو سمجھ سکتے ہیں۔ اس مختن میں پھر گزارش
کروں گا۔ اپنے جناب دنیز اعلیٰ صاحب نے اور جناب دنیز خداز صاحب سے کہ وہ ہمیں دنافی حکومت سے درستم نے دیں۔
اور ہم کو کوشش کرنیں گے۔ اور پھر ہمکے «ست گلا کریں گے تو ہم کہوں گا اور اس شہر میں ہم انشاء را افسوس کا پیسا بہ بکار کرنا یعنی

وزیر صحت :- پائیزٹ آف آرڈر۔

جانب والا! میں نے بہت کچھ کہا ہوا ہے کہ ہمارے پیش رودی کو توجہ نہیں دی ہے۔ کوئی سننا نہیں ہے۔ اس کا بھی کچھ کیا جائے۔

وزیر تعلیم :- جانب والا! میں آپ کے تو سطح سے مولوی صاحب اور محمد صاحب کو قبین لا آپ کو کمزور نہ گا۔ (تایاں)

اور اس سلسلے میں ہمیں انتظامی مشکلات ہیں آپ کے تو سطح سے لذارش کروں گا کہ حکومت ایک بیلہ، دوسرا خاران مسٹر کٹ ہیں دو ڈوڑن کھولنے کی اجازت دے دے پھر اعتراف کیا جاتا ہے کہ نوکر شاہی ہے، امرے ایسے ہی نوکر شاہی کیوں نہ ہو۔ خاران اتنی بڑی جگہ ہے، دہان ڈی سی رہ سکتا ہے دہان میں۔ ڈی ایم رہ سکتا ہے تو فدا ان کا علیحدہ، ڈوڑن کھولیں اور اس پر ایک اور اخراج بھی بھیجا گیا یعنی میرے دوستوں نے اعتراف کیا ہے کہ خاران اتنا بھوٹا ہے تو انہیں رنگ کا بچ کھولنے کھیلے کیا جاتا ہے۔ اور وہ مرے کام بنا شور با حلal اور بلوٹی ہرام تو جانب یہ ہے میرے بچھے کے متعلق تو جیسی نیت

ہی مراد (تایاں)

ایک سوال جناب شاہی میں صاحب اور میرے بھائی سیف اللہ صاحب نے فرمایا تھا کہ ہمیں سندھ کا پانی ملنایا ہے۔ مجھے تھوڑا سا ان سے اختلاف ہی ہے، یہ تو ایک بنی الاقوامی قانون بھی ہے جسیں علاقے کا پانی جس علاقے میں گرتا ہے تا اس علاقے کا اس پر چوتھا ہے اور میں اسے عدالت میں چیلنج کرنے کے لئے بھی تیار ہوں۔ بلوچستان کا پانی جو جا کر گرتا ہے تو

اس کا بھی حق ہے اور ملنا پا ہے۔ ایک شال ہے، الگا سے غیر پاریمانی نہ کہیں تو کہ زبردست کا ذمہ اکمرود کے سر پر چونکہ ہم اس صحن میں کہروں ہیں اس نہ کا آدھ گلہ جپتان کا ہے۔ میں جناب دزیر اعلیٰ سے درخواست کروں گا کہ وہ دفاتر حکومت سے اس صحن میں کہیں افتمیستہ لہبھیہ ہمیشہ کئٹے ختم ہو جانا چاہیئے۔ (تایاں)

دوسراء من میں ذیر خستہ اور ذیر آب پاشی سے کروں گا کہ کچھی کامنیجی بوجپستان میں شامل ہے اور کسی بحث کا ایام پہلو یہ ہوتا ہے کہ ملک کی آمنی بڑھائی جائے۔ اور ملک خوشحال ہو۔ ہمارے ملک کے کافی لوگ کاشتکار ہیں۔ وہ زیارت پیشی ہیں اس لئے سب سے زیادہ تو جب پاشی پر دینی چاہیئے، جہاں پانی ہے طلب تو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے۔ اور جہاں پانی نہیں ہے، دہاں زیر زین پانی کے لئے دولا کھیتیں ہزار روپے دیجئے گئے ہیں، اور اب کیا ہو گا، یہ فاضا کے سپرد کر دیئے جائیں گے، فاضا پانچ سال سروے کرے گا، اس پر دس سال غور کرے گا۔ اور دس سال کے بعد کہیں جا کر مکمل ہو گا اور پہراتے ہیں کہیں تیری جنگ غلیم شوٹ ہو گا۔ اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہم اس ملکتے کے لوگ ہیں نمبر ہیں منظر ہیں تو میں عرض کروں گا کہ سمجھائے اس کے دریافت سے مولا اگر انساڑا نہیں ہے تو دریافت بولان کم نہیں، دریافت مولا کا پانی باکر زین میں گم ہو جاتا ہے اور بولان کا پانی پہاڑ کے دامن میں کہاں پر لذاب صاحب کا اپنا علاقوہ ہے، دہاں پر تو کوئی پوچھتا نہیں پہاں بات ہو جاتا ہے کہ ایک ہزار فٹ تک کھو دا جائے، دہزار فٹ تک کھو دا جائے۔ میں بیہاں پر یقین کرتا ہوں کہ اگر بیہاں پالیں نہ نکل تو میں ذمہ دار ہوں تو سوال یہ ہے کہ جہاں پر امکان ہے تو وہاں پر کرو، اور سب کو پتہ ہے کہ وہ میرے دوست نہیں بیٹھے ہوئے۔ اگر بیٹھے ہوئے ہوتے تو سارا باؤس پورا بوجپستان چلتا، ہر ایک کو پتہ ہے کہ پانی کے کہاں زیادہ امکان ہیں تو یکوں نہیں کوئتے۔ تاکہ جلد فائدہ ہو مجھے پتلعہ دیں کیا نیچو ہو گا کہ دھاک کے فہریں تین پات، جو کمال فاضا نے پہلے کیا ہے اور اب کرے گا جو علی کا کیا ہے۔ وہ پانی کا کرے گا۔ میں پہلے بھی عرض کر دیا ہوں کہ اندر ورنہ میں ایسے علاقے ہیں جہاں سے دو گنی آمدی حاصل کی جاسکتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ پھرہ سات ہو جاتی ہے۔ اس سے ایک تو ذاتی تعمیش ہوا اور پھر حکومت کا بھی نہ قیام ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کے کہ جیز رائکیٹ بیٹھے، اس کے علاوہ آب پاشی اور موصلات پر خرچ کیا جاتا ہے۔ میں نے جب بھی کام مطالمہ کیا ہے۔ آئڑہ سال میں کوئی نئی سڑک نہیں ہے۔ دوسرے اس میں خرچ کیا گیا ہے۔ پولیسی

فارم قلات کے لئے چھ لاکھ روپے دیجئے جا رہے ہیں لوگوں کو جواہر نہیں ملتی۔ یہ مریباں کھلارہے ہیں۔

مجھے یاد ریسا بات صدھ مر جوم الیوب خان کے زمانے میں سبھی ایک فشریز سفر بنا یا گیا۔ کہاں بنایا گیا، جبٹ پڑ میں۔ تفہم
خلاودہ اذین محکم جنگلات کے ملکے لئے ہبڑوں کی لگات سے نہ، خمار تین بنائی بائیں گی مجھکر جنگلات جو کام کر رہا ہے اور
جنگل کی حفاظت کر رہا ہے وہ تو ہر ایک پروز روشن کی طرح داشت ہے۔ اب کیا کونسا جنگل پچاہوں اے آپ کی منوبیکی بھگی
یہاں سے نہیں اڑک سے منگاتی جا رہی ہے۔ اور اب پہلوں کی طرح خمار تین یور ہونی چاہیں۔ رہا پس کی گفتگو
مر جنگی بھی ہونی چاہیے۔ اس کے خلاودہ بیجی مزدی ہے کہ ان کی آمد پر یہ خوشحال ہوں اور ان کو سچیلیت ہیا کی
جا یہی۔ اور ان کے لئے مصالحت کی ہو لیا ہے۔ تاکہ انجمنی میں ہنچا سکے۔ اور اس کے بعد مر جنگی بھیں نہیں بھاگی جانی۔
دو تین جنگل ہیں اس کے لئے شنگلے سبھی میں تیار ہوں گے۔ سندھی میں ایک مثال ہے (قرروں میں، یعنی قروں میں تو فک
پڑی ہوئی ہے اور فتح پر فتح پڑی جا رہی ہے۔ اور اب جنگ بھی میں جنگلات کے لئے بلڈنگ بند ہی ہے۔ میں کوئی اعلماً من
نہیں کہ نہ ہوں۔ میں آپ کی لوسٹ سے عرض کروں گا کہ مدد اور حقیقت پسند بنیے۔

جوہاں تک صنعت کا تعلق ہے جیکہ ہے کہ مکان میں تھلیوں کی صنعت اچھی ہے اس کو ضائع نہ کرنا اس کی سبھی
کے لئے سکارہ وائی کی جائے۔

تو یہ ان گذارشات کے ساتھ یہ کہوں گا کہ ہلا جبٹ اس قابل نہیں ہے کہ اسے رد کر دیا جائے۔ یقیناً یہ بھٹ باقی بھٹوں
کے بہتر ہے اور اسے بہتر سے بہتر نہ سکتے۔ یہی جذب سے غوب تباہ سکتے ہیں۔ تو اتنی کوشش کے باوجود بھی افسوس ہے کہ کجھی
بھائی کا کہ کرتے ہیں کہی کھو مت ان لوگوں کے لئے کچھ نہیں کرتی اور انہوں نے پر ظلم فھایا دکھایا۔ میں ان کے لئے اس کے سوا اور
کیا کہ سکتا ہوں۔

ہم آہ بھی کرتے بھی ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام وہ فتل بھی کرتے ہیں تو ہر پر چاہیں ہوتا

آوازیں۔ واہ واہ واہ واہ - (تالیاں)

ایوان کی کارروائی سنبھلیں ہر جوں صبح ساڑھے لو بجے تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے۔

ہر طریقی اپنے کرہ۔

(اصطبلی کی کارروائی ۲۵ رجوان تک کیلئے مددوں سے ہو گئی)